VERBATIM REPORT

SESSION THREE

Sunday, September 21, 2009

CONTENTS

1. Recitation of the Holy Quran.
2. Calling Attention Notice
3. Resolutions
4. Motions

Recitation from the Holly Quran.

اور خصوصی طور سے ہماری پارلیمان کوبھی اس wisdomسے نواز کہ ماضی میںPolicies میں جو غلطیاں ہوئی ہیں اور جس کی بدولت ہم سمجھتے ہیں کیوں ہیں تو ان کو واپس دہرایا نہ جائے تاکہ کل کو آئندہ کے لیے اس طرح کے جو واقعات ہیں وہ بالکل کہیں نہ آئیں اور اس کی ذمہ داری نہ صرف governmentپر عائد ہوتی ہے بلکہ ہر شہری کو اے اللہ اپنے فرض کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما۔ یا اللہ وہ جہاں کہیں اس طرح کی حالت دیکھے کہatrocityمیں contributionکی توفیق عطا فرما۔اب جس طرح جو زخمی ہیں ان کے لیے جتنی بھی امداد ہے یا اللہ ہر شہری کو اس کی توفیق عطا فرما کہ وہ اپنے فرض کو سمجھ سکے کہ میرا کیا فرض ہے۔ یا اللہ آئندہ کے لیے ہم دعا گو ہیں کہ یا اللہ ہمارے ملک کو اتنا مستحکم کردے کہ اس طرح کے اور اس سے relatedکوئی بھی برے واقعات وہ ہمارے ملک کی سالمیت کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔آمین۔

Mr. Prime Minister: Madam I have a point of order before.

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی۔

Mr. Prime Minister: I would like to introduce my shadow Cabinet. In the Defence and Foreign Affairs site I have Abdullah Zaidi. The Culture and sports and Youth Affairs is Mr. Niaz Mohammad. Education and Health, Environment Minister is Gul Bano. Finance,

Planning and Economic Affairs is Ch. Usman Ahmed. Information Minister is Abdullah Leghari Sahib. Law, Human Rights and Parliamentary issues will be discussed and addressed our Minister Nishat Kazmi Sahib. مجھے ان کی صلاحیتوں میں ذرا برابر بھی شک نہیں ہے اور I hope یہ ایک competitive role play کریں گے-بہت شکریہ۔

Madam Speaker: Thank you. The first item on the agenda is a calling attention notice by Mr. Aurangzaib Marri. If you can please proceed.

Mr. Aurangzaib Marri: Thank you Madam Speaker. Madam Speaker before I begin I am petty much sure and I am confident that the whole house would condemn the indecent and barbaric act of terrorism there has taken place in our Capital City yesterday and اس کی جتنی بھی مذمت کی جائے، جتنا بھی اس کے بارے میں باتیں کی جائیں اور اس کو condemn کیا جائے اتنا ہی کم ہے-جناب سپیکر- میں شروع کرنا چاہوں گا یہ کہہ کر کہ ہمیں کیا ملا- ہمیں کیا ملا war on terror پر foreign countries کے ساتھ ملا کر ہمارے لوگ مرتے ہیں، آئے دن ہمارے لوگ مرتے ہیں ہمیں عادت ہوگئی ہے ہمارے لوگ مرنے کی- ہمیں عادت ہو گئی ہے ہماری بلڈنگوں میں بم پھٹنے کی ہمیں عادت ہو گئی ہے ہمارے معصوم بچوں کوموت کے شکنجے میں آتے ہوئے دیکھنے کی- مسجدیں ہماری تباہ ہوتی ہیں، بلڈنگیں ہماری تباہ ہوتی ہیں لوگ ہمارے مرتے ہیں ہمیں کیا فائدہ ہوا ایک جنگ war on terror پر شروع کرکے-

میں نام نہیں لوں گا لیکن سب کو پتا ہوگا جن ممالک
کے ساتھ ہم نے war on terror پر یہ جنگ شروع کی
ہے ان کے تو ایک event ہوا اور وہ تو بالکل ایک
terror threat اور ہیں terror attack call کرتے
terror ملک میں ہمارے ہیں کہ کہتے اور ہیں call کرتے
threat ہے اور and everyone be safe but کچھ ہوتا
نہیں ہے۔ ہمارے ہاں تو terror threat call کی نہیں
جاتی اور اچانک ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں اسلام
آباد کے ایک سب سے بڑے ہوٹل اسلام آباد کاسب سے
مشہور ہوٹل تباہ ہوجاتا ہے اور کتنے معصوم لوگوں کی
جانیں جاتی ہیں۔ میں حکومت سے یہ گزارش کرنا چاہوں
گا کہ please آپ ہماری Foreign Policies پر توجہ دیں
آپ کے پاس ماشااللہ سے اتنی اچھی فوج ہے جو which
can be compared to any country in the world. آپ
اگر استعمال کرنا چاہتے ہیں توہماری فوج کو
استعمال کیجئے آپ please ان چیزوں کو روکیے کہ
باہر کے لوگ آ کر ہمارے ملک میں attack کرکے جاتے
ہیں اس سے ملک دشمن عناصر ، ملک دشمن عناصر آپ کہہ
نہیں سکتے ہمارے ملک میں ایسا کوئی نہیں ہے I
think جو ہمارے ملک کا سچا چاہنے والا ہو کہ وہ ملک
دشمن عناصر نہیں ہوسکتا لیکن کچھ وجوہات ہیں جس
کی وجہ سے ملک دشمن عناصر پیدا ہوجاتے ہیں۔ان کو
روکنا چاہیے ہمیں اپنے resources استعمال کرنے
چاہیں۔ ہمیں دوسروں کے پاس مدد مانگنے کے لیے
نہیں جانا چاہیے اور ہمیں قطعی دوسروں کو اجازت
نہیں دینی چاہیے کہ وہ ہمارے ملک میں آ کر حملہ
کریں۔ہمارے پاس اپنے اتنے resources ہیں ہمارے
پاس اپنے اتنے وسائل ہیں کہ ہم ان چیزوں کا سامنا

کرسکتے ہیں اگر ہمیں لگتا ہے کہ ہمارے ملک میں طالبانائزیشن ہو رہی ہے تو we should fight it our own, we should not allow others to come in our country and fight for it because it is our country's problems and I believe that we it should be dealt by usجب تک ہم اس چیز پر توجہ نہیں دیں گے تب تک یہ ختم نہیں ہوگی ہمارے لوگ مرتے جائیں گے ہماری buildingsتباہ ہوتی جائیں گی ہمارے معصوم بچے مرتے رہیں گے توبہ نعوذباللہ ہماری مسجدیں تباہ ہوتی جائیں گی۔ I would suggest to the Foreign Minister to please work on our policiesکیونکہ جب تک ہم اپنے ملک کے لیے نہیں لڑیں گے ، اپنے لوگوں کے لیے تب تک ہمارے لوگ مرتے جائیں گے۔Thank youجناب سپیکر۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر: یاور حیات شاہ۔

جناب یاور حیات شاہ :شکریہ جناب سپیکر۔ کل رات دارالحکومت میں دہشت گردی کا جو واقعہ ہوا اس پر آج ہر آنکھ پرنم ہے اور ہر دل خون کے آنسو رو رہا ہے - ہم نوجوانان اسلامی جمہوریہ پاکستان اس بات کی ، اس دہشت گردی کا جو امر ہوا ہے اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور ہم اس بزدلانہ امر کی مذمت کرتے ہیں جس میں قیمتی جانوں کا نقصان ہوا اور ہم یہ بات دنیا پر واضح کردینا چاہتے ہیں کہ ایسے اقدامات کوئی پاکستانی ، کوئی مسلمان نہیں کرسکتا یہ غیرمسلم یہ اسلام دشمن اور ملک دشمن عناصر ہیں اور ملک دشمن اور اسلام دشمن عناصر کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی اور میں یہ امید ظاہر کرتا

ہوں کہ ہم سب ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر انشا اللہ امن کی طرف سفر جاری رکھیں گے اور امن ہی ہماری منزل ہے اور انشاء اللہ تعالی شکست دہشت گردوں کا مقدر ٹھہرے گی اور اس بات کو میں یہاں پر واضح کردینا چاہتا ہوں کہ یہ جو دہشت گرد ہیں یہ پورے عالم اسلام اور دین اسلام کے دشمن ہیں اور اسلام کے بارے میں پوری دنیا میں misperceptionپیدا کررہے ہیں اور ایک برے طریقے سے اسلام کو representکر رہےہیں۔یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم پوری قوم متحد ہو جائیں اور دہشت گردی جیسے موذی مرض کو جڑ سے اکھاڑ کر اس اپنی سرزمین کو امن کا گہوارہ بنا دیں اور میں پرامید ہوں کہ ہم سب نوجوانان امن کے لیے اپنا سفر جاری رکھیں گے اور دہشت گردی کی مذمت کرتے رہیں گے۔شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Gul Bano

محترمہ گل بانو: السلام و علیکم کل جو کچھ بھی ہوا ایک ذمہ دار قوم سے تعلق رکھتے ہوئے ہم سب لوگوں کو اس بات پر بہت زیادہ افسوس ہےلیکن ہر مرتبہ یہ کہہ دینا کہ افسوس ہے َ دکھ ہے۔ جو حالات چل رہے ہیں پاکستان کے یہ ایک طرح سے کوئی آخری بات نہیں ہونی چاہیے اور ان چیزوں کے backgroundمیں کیا ہے ہمیں اس کی طرف دھیان دینا چاہیے۔جو کچھ 9/11کے بعد پاکستان میں ہوا۔بلوچستان میں ہواَ سرحد میں ہوااور ساتھ سندھ اور کراچی بھی اس کی لپیٹ میں آئے ۔وہ کون لوگ ہیں جو ان میں involveہیں کیا وہ ہمارے ہی لوگ ہیں یا وہ باہر سے آئے ہیں اور اگر وہ باہر سے آئے ہیں تو ان کو اندر سے کون سی support مل رہی ہے اور اگر ان کو واقعی اندر سے

supportمل رہی ہے تو وہ کون لوگ ہیں جو ان کی supportکر رہے ہیں ۔اور جو supportکر رہےہیں وہ کیوں supportکر رہے ہیں ان کے پیچھے کیا aspectsہیں ان کے کیا مسائل ہیں وہ کن پریشانیوں میں الجھے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے انہیں ہمارے دشمنوں نے ساتھ مل کر ہمارے ہی لوگوں کے خلاف ایکشن لینا پڑتا ہے ہر مرتبہ condemnکرکے terroristکے خلاف جنگ startکرنا ہی آخری حل نہیں ہے اگر ہمیں پاکستان میں سے extremismاورterrorismختم کرنا ہے تو اس کے لئے ہمیں ground realities کی طرف جانا ہوگا کہ وہ کون سی وجوہات ہیں جس کی وجہ سے عام انسان اپنے ہی بھائی کا خون بہانے کے لیے تیار ہو جاتا ہے میری اب بس یہی requestہے کہ ہمیں condemnہم نے بہت کرلیا ہےاب تو میرے خیال میں timeبہت زیادہ گزر چکا ہے condemnکرنے کا بھی اب ایکشن لینے timeہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس پارلیمنٹ کا حصہ ہوتے ہوئے یوتھ پارلیمنٹ کا حصہ ہوتے ہوئے ہمیں اب ایکشن کی طرف آنا چاہیے اور دنیا کو یہ دکھا دینا چاہیے کہ پاکستان کی یوتھ extremistنہیں ہے اور پاکستان کی یوتھ کے پاس بہت سارے solutionsہیں جن کے ذریعے ہم اپنے مسائل کا بہت آرام سے حل نکال سکتے ہیں۔ شکریہ۔

میڈیم ڈپٹی سپیکر: تیمور سکندر۔

جناب تیمور سکندر:شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکرمیں جو کل ہوا اس کو strongly condemnکرتا ہوںےاور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آج ہمارا پورا پارلیمان اس بات کی مذمت کرتا ہے۔ جو کل ہوا وہ نہ صرف ایک مسلمان ایک پاکستانی بلکہ ایک انسان پر حملہ تھا

وہ پاکستان یا مسلمان کا مسئلہ نہیں وہ پوری انسانیت کا مسئلہ ہے اور ہم اس کو strongly condemnکرتے ہیں۔میڈم ڈپٹی سپیکرمیں یہاں پر واضح کرنا چاہوں گا کہ government is doing all its best to sort out these issues ہم اپنی ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ پاکستان میں آئے دن یہ جو حملے اور یہ جو فسادات ہو رہے ہیں ان کو ختم کیا جائے اور اس کے لیے گورنمنٹ اکیلی کچھ نہیں کرسکتی ہمیں اپوزیشن کی بھی supportکی ضرورت ہے کیوں کہ یہ پاکستان کی سالمیت پر حملہ تھا یہ مسلمانوں کی سالمیت پر حملہ تھا اور یہ جو پارلیمان ہے اس میں صرف ruling party مسلمان یا پاکستانی نہیں ہے بلکہ اپوزیشن بھی مسلمان اور پاکستانی ہے وہ بھی انسان ہیں ہمیں اس کے لیے مل کر آگے چلنا ہوگا نہ کہ ہم اپوزیشن سے سوال کریں کہ ایسا کیوں ہوا اور اپوزیشن گورنمنٹ سے سوال کرے کہ ایسا کیوں ہوا۔ میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ ہم سب اس کو condemnکرتے ہیں اور ہم سب کو ساتھ مل کر چلنا ہوگا۔ جناب سپیکر میں یہاں پر یہ بھی واضح کرنا چاہوں گا کہ the government is doing all its best to sort out all ambiguities and all inquires of the people of Pakistan جو یہ سوال raiseکرتے ہیں کہ یہ کسی اور کی جنگ ہم نے کیوں شروع کی یہ کسی اور کی جنگ نہیں تھی یہ انسان کی جنگ تھی جو ہم پر الزام آتا ہے کہ یہ foreign nationsکی جنگ تھی یہ ان کی نہیں تھی وہاں انسانوں پر حملہ ہوا ایک قوم پر نہیں۔ انسانیت کے contextمیں ہمیں بھی اس کا ساتھ دینا تھا کیوں کہ ہم انسان دشمن لوگ نہیں ہیں ہم

مسلمان ہیں اور اسلام میں سکھایا گیا ہے کہ ہر انسان تمہارا بھائی ہے۔ میڈم ڈپٹی سپیکرمیں یہاں پر یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ ہمیں ایک دوسرے پر طعنہ کشی کی کوئی سیاست نہیں کرنی چاہیے بلکہ پاکستان کی سالمیت کے لیے ہمیں مل کر اکٹھے ہو کر کھڑا ہونا ہے اور ہمیں اس کو national forum پرcondemn کرنا ہے and we need to sort out these issues . لیکنGovernment is doing all its best گورنمنٹ اکیلی کچھ نہیں کرسکتی ایسے issuesمیں یہ ایک international issueہے اور اس پر ہمیں اپوزیشن کی بھی supportکی ضرورت ہوگی۔ Thank you very much madam speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر : احمد جاوید۔

جناب احمد جاوید : شکریہ میڈم ڈپٹی سپیکر۔ کل کے واقعہ پر افسوس کا اظہار ہم سب نے کیا ہم سب کو دکھ ہے جو کل ہوالیکن اس میں چند باتیں ہیں جو بہت اہم ہیں۔ پاکستان میں ایک trend note کیا گیاتھا نوے کی دہائی میں اور اس کے بعد بھی کچھ وقت تک کہ اگر کبھی اس طرح کا حملہ ہوتا تھا تو چند ایک دو identifiable players تھے جن پر الزام لگایا جاسکتا تھا چاہے وہ مشرقی سرحد کی جانب ہوں یا کسی اور جانب لیکن ہم ایک دو identifiable playersپر تھے آج افسوس کا مقام یہ ہے کہ اس حملے کے بعد ہم اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ ہم surety کے ساتھ کہہ سکیں کہ یہ حملہ کہاں سے آیا۔ سب سے پہلے اس ایوان کو اس چیز کا نوٹس لینا چاہیے کہ ہم اس وقت ایک انتہائی unstableماحول میں رہ رہے ہیںہم ایک ایسے ماحول میں رہ رہے ہیں جہاں پر ہم potential

وہ کہ کرسکتے نہیں بھی identification کی enemies کیا یہ militants کا یا internal militants کا تھا attack کیا یہ foreign militants کا اس میں ہاتھ تھا کیا یہ ہماری مشرقی سرحد کی جانب سے کوئی message تھا یا یہ ہمارے مغربی سرحد کی جانب سے کوئی حملہ تھا۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات ایک بار پھر ثابت ہوئی کہ اس مسئلے کا حل خودکش حملوں کا حل military forces نہیں ہے کیوں کہ کل ہم نے دیکھا کہ پاکستان کے صدر صاحب اس حملے سے محض آدھے کلو میٹر کے فاصلے پرخطاب کر رہے تھے۔ وہاں پر ایک افطار پارٹی چل رہی تھی۔ اگر اتنی high security area کے اندر جہاں پر اتنی maximum security area جو اس دن جہاں پر آپ کی پوری پارلیمان آپ کے صدر آپ کے وزیراعظم سب وہاں اس ایریا کے اندر موجود تھے اگر وہاں پر بھی یہ ہوسکتا ہےتو پھر شاید اس کا جواب security arrangements کے اندر نہیں ہےاس کا جواب اپنے ملک کے لوگوں کو engage کرنے میں ہے اس کا جواب اس چیز میں ہے کہ ہم اپنے ملک کو ایک پلیٹ فارم پر لے کر آئیں ہم اپنے اندر جو divisions ہم نے create کی ہیں چاہے وہ war on terror کی وجہ سےکی وجہ سے ہیں چاہے وہ کسی اور وجہ سے ہیں ان کو identify کریں اور ان divisions پر focus کریں کہ ان کو کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے۔آخر میں میں صرف اتنا چاہوں گا کہ ہم اس پر ایک resolution بھی پاس کریں اور اس کو ہم carry forward کریں to the actual Parliament for action with some turntable steps جو ہم یہاں پر identify کریں. Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Speaker: I wish to recognized the presence of Mr. Javaid Jabbar former Senator and Federal Minister for Information and Media Development in visitors gallery we honored by his presence.

(Thumping the Desks)

Madam Deputy Speaker: Zamir Malik.

جناب ضمیر ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم- قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد- جناب سپیکر اب یہ وقت ہے ہمیں سوچنا ہوگا کیا اسی طرح ماوں کے بچے بہنوں کے بھائی اسی طرح پاکستان میں بم دھماکوں کی نظر بنتے رہیں گےاسی طرح ہم روتے رہیں گےکہ فارن پالیسی ایسی ہونی چاہیے ایسے interior policy ہونی چاہیےمیں کہتا ہوں ہمیں اپنے ماضی کو دیکھنا چاہیے میں کہتا ہوں جب ہماری pro-Afghanistan فارن پالیسی تھی کیا اس وقت یہاں دھماکے نہیں ہوئے ایک وزیراعظم کے گھر کے باہر دھماکہ ہوا آج وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ ہماری pro- Afghanistan foreign کی وجہ سے یہ ہو رہا ہے میں ان سے پوچھتا ہوں کیا جب بعد کی pro-Afghanistan policy تھی اس وقت اس ملک میں دھماکے نہیں ہوتے تھے میں ایک parliamentarian کا نام لوں گا آفتاب خان شیرپاو ان کا بھائی اس دہشت گردی کے نظر ہوا اور اس کے بعد میں بولوں گا وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ یہ مذہب کا عنصر ہے دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہےوہ جو ہمارے ملک میں دھماکے کر رہے ہیں ان کا کوئی مذہب نہیں ہے اور اس کے بعد میں یہ بھی بتائوں گا

کہ اپنے ماضی کو دیکھو جس قوم کے لیے آج ہمارے
چند طبقے ہیں ایک طبقہ لڑنے جا رہا ہے جو یہ خود کش
دھماکے کرا رہا ہے جو یہ چاہ رہا ہے کہ ہم افغانستان
کو supportکریں طالبان کو supportکریں میں آج اس
ایوان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب پاکستان معرض
وجود میں آیا ہمارے خلاف یو این میں ایک ووٹ پڑا
ہماری مخالفت میں ایک ووٹ پڑا وہ ہمارے پڑوسی ملک
کا افغانستان کا تھا ببرک کارمل ہو یا داود خان یہ
ہمیں کیوں نہیں supportکرتے تھے انہوں نے durian
lineپر ہمیشہ ہماری تذلیل کی اور آج ہم کہتے ہیں کہ
فارن پالیسی تبدیل ہونی چاہیے یہ تبدیل ہونا چاہیے
جناب سپیکرڈپلومیسی ہی ایک واحد حل ہے
ڈپلومیسی کے ذریعے ہی تمام چیزوں کا حل ملتا ہے
لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آج بھی ہم تمام militantsکو
کہتے ہیں کہ وہ آئیں اور ہمارے درمیان بیٹھیں اور
ہتھیار پھینک دیں جو ہتھیا پھینکے گا وہ ہمارا بھائی
ہے اور جو ہتھیا نہیں پھینکے گا وہ ہمارا دشمن ہےوہ
ہمارا مخالف ہے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمیں چاہیے
کہ ایسی پالیسی وضع کریں جس کے تحت وہ militantsجو
آنا چائیں جو بات کرنا چائیں ان سے بات کی جائے
لیکن یہ شرط رکھی جائے کہ فاٹا ہو یا بلوچستان ہو
سندھ ہو پاکستان آرمی وہاں جائے گی یہ کوئی
ہندوستان کی آرمی نہیں جو فاٹا میں نہ جاسکے یہ
پاکستان کی آرمی ہے اگر فاٹا پاکستان کا حصہ ہے
بلوچستان پاکستان کا حصہ ہے تو وہاں پاکستان آرمی
جائے گی کیوں کہ یہ ہماری بقا کا مسئلہ ہےیہ ہمارے
دفاع کا مسئلہ ہے میں کہوں گا کہ ایک ایسی پالیسی
ہو تمام militantsکو بلا یا جائے اور جو نہیں آتے

ان کے خلاف یقینا آپریشن کیا جائے کیوں کہ پاکستان کے دفاع کا مسئلہ ہے پاکستان کی سالمیت کا مسئلہ ہے اور آخر میں میں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے اپوزیشن والے بھائی اور ہم اس وقت پاکستان کے نمائندے ہیں ہمیں وہ پالیسی وضع کرنی چاہیے جو پاکستان کی قوم چاہتی ہے ہم کوئی امریکن pro-American policy کے حق میں نہیں ہیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

ہم اس پالیسی کی بات کریں گے جو پاکستان کے مفاد میں ہو ہم وہ پالیسی وضع کریں جس میں پاکستان کا مفاد ہو جئیے پاکستان سدا جئیے پاکستان۔

معزز رکن : ایک point of clarification ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔احمد نور صاحب.please احسان رحمانی صاحب۔

جناب احسان رحمانی: آنریبل سپیکر اور Members of the Parliament, Prime Minister انتہا سے زیادہ ہم لوگوں کو افسوس ہوا ہے condemn تو سارے ہی کریں گے اور condemn ہی بس کرتے رہیں گے میرے خیال سے جہاں تک ہم لوگوں نے آج بات سنی مجھے انتہا سے زیادہ افسوس ہوا ruling party کے کچھ ممبران نے ایک تو بات بولی کہ گورنمنٹ کچھ نہیں کرسکتی کرے تو کیا کرے اور یہ زیادہ افسوس کی بات ہے۔ پہلے تو دعوے ہوتے تھے اب تو دعوے بھی نہیں کر رہے۔ خیر ایک اور بات ہے بتانے سے پہلے آپ سے بولتا چلوں کہ suicidal attack جو تھے my friend 9/11 سے پہلے نہیں ہوا کرتے تھے پاکستان میں suicidal attacks 9/11 پہلے نہیں ہوئے اس کا مِطلب ہے کہ ہم لوگوں کو اپنی war against terror کی جو پالیسی

تھی وہ review کرنی پڑے گی صحیح ہے۔ This is one of the solution to this problem کل ہم نے جو دیکھا افسوس بہت ہوا اور افسوس صرف اتنا نہیں ہے کہ معصوم لوگ مارے گئے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ آپ کی سیکیورٹی کو breach کیا گیا۔ سیکیورٹی کو breach کیا گیا آپ کی intelligence کو breach کیا گیا جو سب سے high security alert کا ایریا ہے پاکستان کا اسلام آباد the Capital of Pakistan اس کا سب سے بڑا ہوٹل جو ہے اس کو ختم کر دیا گیا - hopeless case ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر یہ ہوسکتا ہے تو کچھ بھی ہوسکتا ہے۔ اور میرے حساب سے ہم لوگوں کو کچھ actions اور اقدامات لینے پڑیں گے۔اور ان actions کا سب سے پہلے جو ہوگا وہ ہمیں اپنی پالیسی اور war against terror جو ہے وہ review کرنی پڑے گی۔ war against terror review کرنے کے بعد ہم لوگوں کو اپنی سیکیورٹی فورسز کو اپنی intelligence سے پوچھنا پڑے گا کہ ایسا کیوں ہوا۔ جب کل پاکستان کی تاریخ میں democracy کا ایک بہت بڑا دن تھا کہ ایک democratic process سے ہوتے ہوئے ایک President صاحب جو ہیں وہ elect ہوئے تھے اور ان کی افطار کی ڈنر ہو رہی تھی تو it was a huge day and the security forces were informed کہ کچھ ہو گا - کوئی بھی بڑی vehicle اسلام آباد میں enter ہونے کی اجازت نہیں تھی تو یہ vehicle کس طرح آئی۔ بہت کچھ ہوسکتا ہے میرے دوست۔ بہت کچھ ہوسکتا ہے یہ نہیں کہنا اس عوام کی امیدوں کو ختم نہیں کرنا۔ ہم

لوگوں نے اس سے بھی برے حالات پیچھے ہم نے دیکھے ہیں تب میں اور آج میں صرف ایک فرق ہے - صرف اور صرف ایک فرق ہے - پہلے ہمارے پاس امیدیں تھیں آج ہمارے پاس امیدیں نہیں ہیں- اس قوم کو امیدیں دلاو - میرے دوست اس قوم کو امیدیں دلاو یہ نہ بولو کہ گورنمنٹ کچھ نہیں کرسکتی- آپ لوگوں نے تو دعوے بھی دینے بند کر دہیے-ایسا نہ کریں-

میڈم ڈپٹی سپیکر-رحمانی صاحب I would like due to windup your speech.

جناب احسان رحمانی lastly میں صرف یہ کہوں گا کہ ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ ہمارے جو VIPs ہیں وہ الحمد للہ بچ گئے جو کچھ چند قدم دور تھے مگر in the cost of innocent people or we willing not to do any thing about it. Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: I would like to say this to all the honorable members of the Parliament to please speak for a maximum of three minutes as we have a lot of speakers lot of members who wish to speak on the subject and we do have time concentrations. Mr. Fawad Zia.

جناب فواد ضیاء: شکریہ جناب سپیکر- we all condemn it what is happened میں خالی کچھ suggestions دینا چاہوں گا- باقی تو تقریبا تمام جذبات کی جو عکاسی تھی وہ دونوں طرف سے ہوچکی ہے- میں ایسے کہنا چاہوں گا کہ جو be war on terror ہے یہ territories کو win کرکے نہیں جیتی جاسکتی- یہ دلوں کو جیت کر جیتی جاسکتی ہے-تو ہماری

طرف سے یا ہماری حکومت کی طرف سے جو بھی policy formulate ہو تو وہ بجائے کہ کسی ایسے جارحانہ اقدامات کی وجہ پر base کی جائے جو کہ چاہے ہماری اپنی Army کی طرف سے ہو یا Foreign insurgenceکی طرف سے ہو بلکہ ایک کیا کہتے ہیں اقدامات پر base ہونی چاہیے جو کہ لوگوں کے دل جیت سکیں- جیسا کہ ایجوکیشن ہے لٹریسی لیول ہے ہر جگہ پر یونیورسٹیز میں ایوانوں میں even so jobs میں بھی ہمارے بھائیوں کو ہر پاکستانی کو یہ یقین دلایا جائے کہ اس کی importance ہے- کیوں کہ اس طرح میں ممالک کے نام نہیں لینا چاہوں گا لیکن کسی بھی foreign country کو وہ ہمارے لوگوں کا اپنے لوگوں کا brain wash نہیں کرسکے گی- دوسری طرف میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اسلام آباد کا ایسا پوش ایریا اس پوش ایریا کے اندر ایک ٹرک پھر رہا ہے وہ ٹرک کوئی چھوٹی چیز تو نہیں ہوتی کہ اس کو کوئی point out نہ کرسکے-تیسری چیز میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اپنے شہریوں کی جان کی قیمت ہونی چاہیے کیوں کہ 9/11 میں جو ہوا ہم اس کی بالکل مذمت کرتے ہیں کہ غلط ہوا- لیکن کیا ان کم و بیش تین ہزار شہریوں کی زندگیوں کا خمیازہ پوری دنیا کو بھگتنا پڑے گا- اس کے consequences جو ہیں وہ پوری دنیا کو بھگتنے پڑ رہے ہیں- ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھا جائے اور کوئی blame game میں نہیں پڑنا چاہوں گا لیکن یہ ہے کہ لوگوں کے دل ہمیشہ پیار محبت سے ہی جیتے جاسکتے ہیں-اور اس کے لیے dialogue ہر surface پر ہر process میں dialogue بہت important ہیں-.Thank you

میڈم ڈپٹی سپیکر: سدا ن ناصر۔

جناب محمد سدان ناصر: Thank you Madam Speaker.

میں Youth Parliament as member ایک citizen of Pakistan اور as human being اس violent and barbaric act کو seriously condemn کرتا ہوں اور اس پلیٹ فارم سے حکومت پاکستان سے اپیل کرتا ہوں کہ ہمارے اس ملک میں جو militants elements ہیں اس کو full power کے ساتھ eradicate کیا جائے۔ ہمارے پاس ایک professional Army exist کرتی ہے جو ہمارے بجٹ کا ایک بہت بڑا proportion consume کرتی ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس آرمی کو accountability کے طور سے گزارنا پڑے گا کہ آج ہمارے آرمی کیا کر رہی ہے ۔ وہ ہمارے بجٹ کا ایک بہت بڑا proportion consume کر رہی ہے اور آج وہ ہمیں سیکیورٹی کیوں نہیں provide کرسکتی۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستا ن کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو economically اور socially empower کرے تاکہ جوایک space available ہے ہمارے اس ملک میں extremist and militants grow کر رہے ہیں وہ space ختم ہوسکے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ extremist exist کرتے ہیں ساری دنیا میں لیکن unfortunately ہمارے ملک میں extremist کے socially out dated ideas کو promote کیا گیا انہیں ہتھیار دیے گئے اور یہ ہم سب جانتے ہیں کہ کس دور میں ہوا۔ لہذا اب ہم ان extremists کو power ہم ہی لوگوں نے eradicate کرنا ہے اور ایک consensus develop کرنا ہے کہ ان

elements militants کے ساتھ کوئی dialogue نہیں ہوگا - یہ وہ militants elements ہیں جو کہ دھماکے کرتے ہیں اور پھر full confidence کے ساتھ ٹی وی پر آکر یہ کہتے ہیں کہ میں ان دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں- تو کیا آج ہم ان elements کے ساتھ negotiate, discussion کرنے جا رہے ہیں dialogue کرنے جا رہے ہیں - ہمیں چاہیے کہ ہم ایک بہت clear stand لیں اس پر national consensus develop کریں اور اس threat کو deal کرسکیں- Thank you.

جناب احمد نور.Thank you madam ایک point of clarification.

میڈم ڈپٹی سپیکر: احمد نور صاحب آپ تشریف رکھئیے آپ کو timeمل جائے گا- please تشریف رکھئیے-دنیش کمار-

جناب دنیش کمار : Thank you Madam Speaker. سب سے پہلے تو یہ بہت ہی دکھ کی بات ہے ہر انسان کے لیے ہر مذہب کے لیے کہ جو انسانیت کے خلاف کل یہ واقعہ پیش آیا اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم لوگوں کو یہ ضرورت ہے کہ بہت ساری unity کی اور یہ جو attacksجو تھے ہم ایک دوسرے کو الزام لگا کر ہم اس طرح سے نہیں کرسکتے اس کا solution نہیں مل سکتا- یہ جو attacks ہیں وہ کافی عرصے سے ہو رہے ہیں یہ پچھلی حکومت میں بھی ہوا اور اس میں بھی ہوے ہیں -میریٹ پر پچھلے دو سال میں کوئی تین attacks ہوئے تو اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کون کس وقت تھا-تو یہ مسئلہ نہیں الزام بازی کا سب کو متحد ہونا چاہیے - دوسرا international

جو conspiracy ہے اس پر ہمیں بہت ہی seriously سوچنا چاہیے جو کہ international conspiracy جو ہے اس پر ہم لوگ آپس میں لڑ رہے ہیں ہمارے ہاں جو بھی مسئلے ہو رہے ہیں تو اس پر ہم سب کو متحد ہونا چاہیے اور ہمیں دوبارہ سوچنا چاہیے review کرنا چاہیے اپنی policies and strategies کو اور باقی جو ہے suicide bomb جو ہے وہ بہت ہی difficult ہے اس کو stop کرنا لیکن ناممکن نہیں ہے تو اس پر اور زیادہ hard step لینے کی ضرورت ہے اور ہمیں سب سے زیادہ جو ضرورت ہے وہ unity کی ہے متحد ہونے کی ہے اور باقی جو international propaganda ہے اسلام کو بدنام کرنے کا میں as minority یہاں پر پاکستان میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں پر ہر دل رو رہا ہے ہر دل پگھل گیا ہے اس واقعہ کی وجہ سے - اسلام میں کوئی suicide bomb نہیں ہے کوئی مسلمان نہیں چاہتا کہ یہاں پر کسی انسان کی جان جائے-یہ بہت ہی دکھ کی بات ہے - international media جو ہے اس کا پروپیگنڈا بنا رہا ہے تو یہاں پر ہم as a green or blue party نہیں as a Pakistan as the national interest unity ہو کر ہم کو اس پر strongly steps لینے چاہیں -.Thank you

Honorable Member: Madam, may I have a point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر : جی-

معزز رکن : جاوید جبار صاحب سے اگر میں گزارش کروں اگر وہ اس معاملے میں یعنی دہشت گردی کے حوالے سے اگر وہ اس پارلیمان کو اپنے point

سے آگاہ کرنا چاہیں تو بہت شکر گزار ہوں of view
گا۔
(ڈیسک بجائے گئے)
میڈم ڈپٹی سپیکر : فی الحال we can’t allow
that to happen at the moment.
معزز رکن Respected Speaker ایک point of
order ہے۔ I just take one minute ہمارے
information Ministry ہے یہاں Youth Parliament
کی اس کےپاس ابھی تک اس کی کوئی information
نہیں ہے کہ آج تک کسی نے اس کی responsibility
قبول کی ہے یا نہیں قبول کی ہے۔تو ایک مختلف قسم کے
الزامات لگانا یہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کو
investigation تک چھوڑ دیا جائے تا کہ صحیح پتہ
چلے کہ یہ کون ہیں کیوں کہ ہماری مشرق کی سائیڈ پر
دشمن ہے ہمارے مغرب کی سائیڈ پر دشمن ہیں۔ Thank you
madam.

Mr. Sadan Nasir: On the point of personal clarification Madam Speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر : سادان ناصر صاحب please
تشریف رکھئیے۔ According to the rule 59 of your book you can not comment on any person like this. Please refrain from personal comments.
Abdullah Zaidi.

جناب عبداللہ زیدی : Thank youجناب سپیکر۔
ایک quote ہے kill a single person and its murder. Kill a hundred million at its foreign policy. میں جب یہاں آیا تھا تو مجھے بتایا گیا
تھا کہ آپ idealism کی دنیا میں رہتے ہیں be a

میں little tins able we a little practical

how would پوچھنا چاہوں گا اپنے سارے دوستوں سے what amount of dollars in millions to millions would compensate a kid who's father had died, I would as a اس کے علاوہ as died last night. shadow Minister for Foreign Affairs and Defence and as a member of the Standing Committee as well I had make sure the current financial story to develop in short term to read out or block the current financial assistance and long term develop a concrete frame work for virtually self sufficient Pakistan. Thank you.

(Thumping the Desks)

Madam Deputy Speaker: Sameer Anwar Butt Sahib.

جناب سمیر انور بٹ : کافی سارے سوال اٹھائے گئے اس issue پر جو کہ ہم سب condemn کرتے ہیں اپوزیشن بھی اور گورنمنٹ بھی- پہلی چیز میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ کہہ دینا کہ government can't do any thing, government well do everything it can ہم لوگ ہر قسم کی پالیسی بھی بنائیں گے ہر قسم کا قدم لیں گے ورنہ ہمارے یہاں بیٹھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا- دوسری بات جس قسم کی criticism آ رہی ہے میں سمجھا تھا کہ آج کے issue پر at least اس کے اندر ہم لوگ unanimously کوئی ٹھوس جواب دیں گےلیکن unfortunately آج بھی کچھ ایسے issues اٹھائے گئے - سب سے پہلی بات war on terror policy review ہونی چاہیے- کوئی شک نہیں ہم لوگ اپوزیشن

کے ساتھ پوری support کرتے ہیں اس terror
policy کو ہم لوگ completely changed کریں
گے اس کے اندر میں صاف صاف کہنا چاہتا ہوں کہ اب
وقت یہاں آ گیا ہے کہ یہ جنگ اس کی history کو
چھوڑدیں اس پر بحث کرنا بڑا آسان ہے کہ کس طرح شروع
ہوئی کہاں سے کہاں گئی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ جنگ
اب ہماری جنگ بن چکی ہے اب اس کو ہم نے جڑ سے
اکھاڑنا ہے اس کو ختم کرنا ہے اور یہ مل کر ہی ہوگا
اب اس کو آپ اس طرح سے ایک local prospective
سے دیکھیں آپ اس کو اس طرح سے دیکھیں کہ
پاکستان کا بہترین مفاد پاکستان کا فائدہ کس
چیز میں ہے آپ اس کی ہسٹری کو چھوڑ دیں اور اس
کی funding کو کیوں کہ اب ہم لوگ اس کو covert
کررہے ہیں Blue party کا manifesto ہمیشہ سے یہی
رہا ہے کہ ہم لوگ ہر چیز اپنے ملکی مفاد میں رکھیں
گے اور اس war کو اب ایک locally اپنی
terms پر لڑا جائے گا۔ تیسری بات security and
intelligence breach کی بات کی گئی ۔ سب سے
زیادہ جو effected security forces ہی ہیں جو
شہادتیں ہو رہی ہیں وہ سب سے زیادہ سیکیورٹی فورسز
کے ہی لوگ مر رہے ہیں اور ایک چیز point out
کرنا چاہوں گا کہ suicide attack میرے خیال سے
ایک ایسا attack ہے جو دنیا کی بہترین سیکیورٹی
فورس بھی ہو اس کو روکنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔
بڑا آسان ہے کہہ دینا کہ suicide bomber شہر میں
پھر رہا ہے اس کو پکڑا کیوں نہیں گیا لیکن suicide
bomber ایک ایسی چیز ہے جس کا میرے خیال سے
جتنی مرضی ہے آپ ٹیکنالوجی لے آئیں اس کا کوئی

حل نہیں ہے - اس کا ہمیں جو solution ہے اس کو دو حصوں میں cut کر سکتے ہیں ایک short term ہے کہ آپ لوگ اپنی سیکیورٹی کو بڑھائیں جو کہ ابھی بھی کام ہو رہا ہے۔مزید بڑھائی جائے گی - کل جو incident ہوا ہے اس کے بعد تو اور بھی زیادہ پورا پاکستان red alert پر ہے اور مزید اس کے اوپر ہم لوگ کام کریں گے۔ long term کے اندر اس کی جڑ تک اگر جائیں تو دو حصے ہیں - ایک ہے ایجوکیشن - ان لوگوں کے brain washing کون کر رہا ہے ان کو یہ چیز کون سکھا رہا ہے یہ لوگ کیسے ایک دم سے ابھر رہے ہیں۔ جیسا کہ میرے بھائی نے یہاں پر ذکر بھی کیا کہ 9/11 کے بعد یہ لوگ emerge کیے ہیں suicide bombing تو اس کی کیا وجہ ہے ان کو کون سکھا کے بھیج رہے ہیں کون ان کی brain washing کر رہے ہیں کون ان کی funding کر رہے ہیں تو یہ long term میں address ہونے والے issues ہیں اس پر میں چاہوں گا کہ ہماری جو فارن آفیئرز اور ڈیفینس کی کمیٹی ہے وہ collaborate کرے باقی تمام economic اور information Ministries کے ساتھ اور اس کے اوپر تو خاص طور پر اور فوری طور پر ایک ٹھوس قسم کی resolution آنی چاہیے تاکہ یہ مسئلہ ہم finally اس کو ختم کرسکیں ورنہ اگر یہ ختم نہیں ہوگا تو فارن پالیسی information Ministry جو آپ کی economics ہے۔وہ سب کی سب effect ہوتی ہیں تو اس کو for most رکھیں اور اس کے اوپر فوری طور پر کام شروع کریں without any differences of opinion between both side of the House. Thank you very much.

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: I would like the Prime Minister to conclude this item on the agenda.

Honorable Member: On a point of order madam.

میں نے Students Union پر بھی بولنا تھا ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر : Prime Minister already بول رہے ہیں-تو please you can't raise a point of member as per rule No.59 when already a speaker is giving a speech.

جناب وزیراعظم - Thank you Madam Speaker. سب سے پہلے اورنگ زیب مری صاحب آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے پر اجاگر کی جہاں تک میں نے دونوں sides کی debates سنی ہیں تو مجھے یہ احساس ہوا ہے کہ دونوں sides پر commonalities زیادہ ہیں اور differences بہت کم ہیں- سارے ہی اس مسئلے کو ختم کرنے کی بات کر رہے ہیں -دونوں کی سوچ میں تھوڑا سا فرق ہوسکتا ہے کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے لیکن اس بات پر مجھے خوشی ہے کہ کوئی بھی جو یہ attacks ہیں سب نے اس کو condemn کیا ہے اور کسی نے بھی اس کی favor میں بات نہیں کی تو مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ ایوان میں اس بات پر agreement پایا جاتا ہے- secondly Opposition جو ہے وہ ہر بات کو اس پیرائے میں مدنظر نہ رکھ کر دیکھے کہ ہم امریکہ کی ہر بات مان رہے ہیں اور ان کی ساری war on terror کی پالیسی پر عمل کر رہے ہیں- جیسا کہ میرے Foreign Minister نے یہ بات mention کر

دی کہ یہ ہماری اپنی war ہے ہم اس کو اپنے terms
پر دیکھیں گے اور امریکہ سے کسی بھی صورت میں
کوئی dictation نہیں لیں گے- جو ہمارے اپنے مفاد
میں ہوگا ہم وہ کریں گے-

(ڈیسک بجائے گئے)

سے treasury benches صرف post referred اور
recommendations نہیں جائے گا جو اپوزیشن کی
ہوں گی ان کو شامل کرکے ہر ایک سے بات چیت کریں
گے اور جو ہمارے مفاد میں ہوگا وہ کریں گے-ہم کسی
نہیں لیں گے-تھوڑی سی میں بات dictation سے
کے اوپر کردوں کہ ایک دم دنیا foreign elements
وغیرہ چل moments میں بہت سی جگہوں پر اس طرح کی
ہوتے ہیں تو ہمیں یہ terror attacks رہی ہیں جو
بات یاد رکھنی چاہیے کہ افغانستان میں اس وقت
کام کر رہی ہیں جو highest Embassies انڈیا کے
اٹلی کے بعد افغانستان کے اندر آتی ہیں کیا
ضرورت ہے کہ وہ افغانستان میں کام کر رہی ہیں
کو foreign elements دوسری جگہوں پر نہیں ہیں تو
involvement ذہن میں رکھنا چاہیے اور ان کی جو
کی House ہے ان سے بالکل انکار نہیں کرنا چاہیے-
کرتا ہوں اور اس بات condemn طرف سے میں اس کو
کا اپوزیشن کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کے اوپر
کے اندر اور بحث کریں foreign review committee
لے کر آئیں solid policy گے اور اس پر ایک
ہوں recommendations گےجس میں اپوزیشن کی بھی
ہوں گی کیوں کہ recommendations کی treasury گی
treasury and opposition میں سمجھتا ہوں کہ جب تک

نہیں ہوسکتے تو ہم پاکستان combine اس موقع پر کے باقی مسئلوں پر آگے نہیں بڑھ سکتے۔ بہت شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Honourabale Member: On a point of order Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر: جی۔

معزز رکن Madam میں نے Student Union پر بھی بولنا تھا۔ کل بھی بولنا تھا مجھے موقع ہی نہیں دیا جا رہا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر Sir Student Union کی بحث ہم اس کے بعد جاری کریں گے۔ Calling Attention Notice ہے۔

معزز رکن۔ Calling Attention Notice میں جہاں بھی میں نام لکھواتا ہوں تو میرا نام کاٹ دیا جاتا ہے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ Sir, یہ ہم بار بار repeat کرچکے ہیں کہ یہ پارٹی کے internal matters ہیں آپ please اپنے جنرل سیکریٹری اور اپنے جو چیف ویپ ہیں ان سے بات کیجئیے - Leader of the House سے بات کیجئیے یہ چیزیں پارلیمنٹ میں discuss نہیں ہوتیں۔

معزز رکن۔ میڈم آپ مجھے kindly بتا سکتی ہیں کہ میرا نام آیا ہے list میں آیا ہے کہ نہیں آیا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ List میں آپ کا نام نہیں ہے۔ورنہ ہم کیوں روکیں۔

Honourable Member: Thank you Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ میں بحیثیت یوتھ سپیکر یوتھ اسمبلی اس انسانیت سوز واقعہ پر گہرے دکھ اور غم کا اظہار کرتی ہوں یہ نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ انسانیت کے دشمن ہیں ۔ لہذا میں حکومت سے اپیل کرتی ہوں کہ نہ صرف حکومت اس واقعہ کے ذمہ داروں کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے بلکہ مستقبل میں اس قسم کے واقعات کی روک تھام کے لیے ا قدامات کرے گی۔ اللہ اس واقعہ میں ہلاک ہونے والے تمام افراد کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ میں یہ بھی ضرور کہوں گی کہ دہشت گردوں کا کوئی مذہب نہیں ہوتا ۔ The next item on the agenda is vote of confidence by the Prime Minister under Rule 19. To seek the vote of confidence and Mr. Ahmed Ali Babar the Honourable Youth Prime Minister of the Youth Government from the House under Rule 19 the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Youth Parliament 2008. Will take the vote of confidence by raising of hands. All those in favor of the Prime Minister may please rise up.

(The Motion was carried)

Madam Deputy Speaker:: The Prime Minister has won the vote of confidence unanimously. Please take your seat.

(Thumping the Desks)

Madam Deputy Speaker: The next item on the agenda is a motion by Mr. Muhammad Rafiq Wasan Minister for Law, Parliamentary Affairs and Human Rights.

Mr. Muhammad Rafiq Wasan: Thank you madam speaker. I would like to announce the Chairmanships of the 6 Standing Committees of Youth Parliament. The Chairperson who have been selected for the respective 6 Standing Committees are as under:-

1. Mr. Waqar Nayyer YP-05 Balochistan 03 Chairperson for Foreign Affairs and Defence.
2. Mr. Umer Farkh Raja YP-36 Punjab-17 Education, Health and Environment.
3. Ms. Maria Ishaq.YP-26 Punjab- 07 Chairperson Culture, Sports and Youth Affairs.
4. Syed Waqar Ali Kausar YP-01 AJK-01 Law, Parliamentary Affairs and Human Rights Standing Committee.
5. Mr. Ahmed Noor. YP-06 FATA-01 Information.
6. Mr. Ahmed Javaid. YP-23 Punjab-04 Chairperson elected for Finance, Planning Affairs and Economics. Thank you Madam Speaker.

Mr. Waqas Alam Rana: On a point of order madam speaker.

میڈم ڈپٹی سپیکر- جی-

جناب وقاص عالم رانا- Thank you madam speaker.

وقار نیئر صاحب نے جو Resolution کل ایوان میں پیش کی تھی وہ آج ہاوس میں نہیں ہےتو اگر آپ کی

اجازت سے اس amended form میں ہاوس کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی آپ کر دیجئیے۔ Although I got the amended resolution.

Mr. Waqas Alam Rana: Thank you Madam Speaker the resolution states the following.

"To seek to build Multilateral consensus of donor bodies to read out and reduce the need for external financial assistance in fields of Education and Economic Development for the Youth of the Tribal Areas."

Madam Speaker, may I continue on it.

Madam Deputy Speaker: Yes. Waqas Sahib. Just give me a minute. I would need three speakers from each side on this resolution. The Chief whips are suppose to give three speakers, only three speakers from each side. Waqas Sahib you may continue.

جناب وقاص عالم – Thank you. Madam Speaker. کل اس resolution کے اوپر ہمارے ایوان میں بڑی heated debate ہوئی اور اپوزیشن کی طرف سے کافی اعتراضات اٹھائے گئے تو Blue Party نے ان کے اعتراضات کو accommodate کرنے کے لیے اس پر session کے بعد کافی نظر ثانی کی اور اس کے بعد we have come up with this new wording ہم نے جو multilateral consensus of donor

کیا add لیے اس وہ ہے کیا add لفظ کا bodies

ہےکہ ہم حزب اختلاف پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ

یہ بالکل ایسی بات نہیں ہے کہ ہم صرف American

Aids یا assistance چاہتے ہیں in fact ہم

نہ صرف یورپین اور باقی ممالک سے مدد چاہتے ہیں اس

سلسلے میں بلکہ جو بڑی international donor

bodies ہیں جیسے World Bank یا UNDP جن کا

کام ہی یہ ہے کہ دنیا کے ایسے effected areas

میں launch programmed کریں ہم ان کو engage

کرنا چائیں گے اور finally Madam Speaker میں

ایک last point raise کرنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن

نے کل کے اجلاس میں بڑی کوشش کی کہ ہم کسی کے

آگے بھیک مانگ رہے ہیں یا کشکول لے کر کھڑے ہیں۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے ۔جیسا کہ کل کے واقعہ کے بعد

ثابت ہو گیا ہے کہ یہ جنگ ہماری ہے۔ اس جنگ میں ہماری

افواج کے پندرہ سو آفیسرز اور جوان شہید ہو چکے

ہیں۔ اس جنگ ہمارے civilians کل آپ کے سامنے

شہید ہوئے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم کسی

سے assistance مانگ رہے ہیں یہ ہمارا حق ہے اگر

ہم پوری دنیا کے لیے ایک جنگ لڑ رہے ہیں اور اپنے

لیے ایک جنگ لڑ رہے ہیں یہ پوری دنیا کی

responsibility ہے کہ وہ اس میں ہماری help کرے

Thank you Madam Speaker. -

Madam Speaker: May I have the list of the speakers please. Anybody who wants to speak from the Opposition. Ch. Sahib.

Ch. Usman Ahmad: Thanks Honourable Speaker. First of all I would like to mentioned…….

Resolution اس کی کاپی نہیں ملی۔ So that we can comment on it a …….

Madam Deputy Speaker: Ch. Sahib, if you could please till your name and your YP number.

Ch. Usman Ahmed: Yes sure. I am Ch. Usman Ahmad honourable speaker. I would like to mention کہ ہمیں اگر resolution کی کاپی مل جاتی تو بہتر تھا۔

Madam Deputy Speaker: We have requested the Secretariat to provide you the copies.

Ch. Usman Ahmad: Thank you very much. Still ہمارے پاس اب تک جو مواد آ چکا ہے اور سپیکر کے through اس resolution کے through اور پچھلے highlight یہاں پر areas کو کے اوپر میں کچھ جس service writers alert net a کرنا چاہوں گا کا basically slogan ہے alerting humanitarians to emergencies. As per writers alert net US Senate Department کی یہ ایک پریس ریلیز ہےdated 7th Nov,2007 کہ جس میں پاکستان کی 785 million dollar کے اوپر assistance کے لیے debate ہوئی ہےاور اس کے اوپر consensus ہوا ہے congressional, consensus State Department کی بھی ڈیمانڈ State Department جو کہ کی طرف سے تھی اور US Aid کی بھی یعنی United State Agencies for International Development جس میں 785 million کا جو break up ہے اس میں سے اس investing in people کی مد میں 103 million dollar مختص کیے گئے تھے۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گا

first of all treasury benches سے specially Finance Minister اگر He or she is in the House کہ وہ 103 million dollar آیا وہ ھمیں have we avail that assistance already جو کہ ھم ان سے مانگ چکے ہیں اور اگر وہ ملی ہے تو investing in people کی مد میں ھم نے اس کو education اور Health کرنا تھا تو کیا اگر وہ invest کے اوپر کو کتنا مختص کیا گیا education مل گئی ہے تو پر مختص کیا گیا تھا تو education تھا اور اگر دیا share کے لیے کتنا Tribal Areas اس میں مل چکی assistance ھمیں already گیا تھا جو کہ بھی پاکستان کا حصہ ہے because Tribal Areas ہے۔ اور اسے اگر over all Pakistan کی education چاہیے ہو تو اس میں اس کا assistance کے لیے بھی share ہونا چاہیے۔امید ہے کہ majority of members House کے اس بات سے agree کریں گے۔Secondly, I would like to say کہ ھمیں اس resolution میں Foreign assistance سے بہتر ھم ایک resolution pass کریں کہ جس میں Foreign Muslim Countries کا word use کیا جائے اور OIC کو strengthen - کرنے کی بات کی جائے

Madam Deputy Speaker: Honourable Ch. Usman, please try to windup you speech.

Ok. I will try to sum up. - چوہدری عثمان احمد

OIC میں ایک common fund pool کیا جائے جس میں تمام Muslim Countries contribute کرتی رہیں day to day basis پر اور کسی وقت پر کسی بھی needy country کے لیے وہ assistance غیر

مشروط طور پر دی جاسکے-Thirdly میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب بھی کوئی assistance یا grant آتی ہے تو وہ unconditional نہیں ہوتی- اس کے ساتھ conditions underline ہوتی ہیں ہمیں ان conditions کو پورا کرنا پڑتا ہے otherwise اس grant کی justification ختم ہوجاتی ہے- I would like to end up on shair of Parveen Shakir اور میرا خیال ہے کہ اس کو اگر in a non romantic manner…….

Madam Deputy Speaker: Order in the House. Please listen to the speaker please.

چوہدری عثمان احمد - اور non romantic manner میں لیا جائے اور ایک donor اور ایک done کے relationship میں دیکھا جائے تو donor کی ایک perception ضرور ہوتی ہے کہ

اس شرط پہ کھیلوں گی پیا پیار کی بازی
جیتوں تو تجھے پاوں ہاروں تو پیا تیری

Thank you very much.

Ms. Saadia Wuqar Un-Nisa: On a point of order Madam.

میڈم ڈپٹی سپیکر- جی سعدیہ صاحبہ -

Ms. Saadia Wuqar Un-Nisa: Thank you very much honourable Speaker. I am Saadia. The honourable member ask Opposition has definitely raised the House is attention to what is very

important area of the aids that are suggested by Mr. Waqar Nayyar for the solution of……..

Madam Deputy Speaker: Ms. Saadia, sorry to interrupt you but this is not the point of order as per rule No.58 this is a more of privilege. Please have your seat.

Ms. Saadia Wuqar Un-Nisa: Ok. I just want to add on to one thing to the original issue that was being discussed yesterday.

Madam Deputy Speaker: Madam Saadia please resume you seat. Sheikh Mustafa Mumtaz.

شیخ مصطفی ممتاز- Thank you Madam Speaker.

Madam میں یہ بات stress کرنا چاہوں گا کہ ہم نے اس resolution میں یہ clause اس لیے add کی ہے multilateral consensus تا کہ اپوزیشن کو اس میں کوئی doubt نہ رہے کہ ہم single source سے جو assistance آئے گی صرف ہم اسی پر rely کریں گے ہم چاہتے ہیں کہ اس میں OIC بھی بے شک included ہو اور اگر ہم صرفOIC state کریں گے تو ہمارے باقی جو allies ہیں China وہ fend ہو جائیں گے تو اس لیے یہ clause add کی گئی ہے- میڈم اس resolution کا یہ بالکل مطلب نہیں ہے کہ ہم foreign countries کے پاس جا رہے ہیں- ہم صرف یہ ایک بات stress کر رہےہیں کہ جو ہمارے پاس foreign countries سے جو aid آئے گی ہم اس کو کس طرح use کریں گے اور کہاں پر use کریں گے- Thank you Madam Speaker.

Ms. Saadia Wuqar un-Niss: On point of personal privilege madam.

Madam Deputy Speaker: Madam Saadia we can’t allow it at the moment. Fwad Zia.

جناب فواد ضیا- Thank you honourable Speaker. I would like to comment on our manifesto یہ جو ابھی resolution کا text ملا ہے ہم بالکل اس کی حمایت کرتے ہیں- اب اس کا جو text ہے وہ زیادہ بہتر ہے بنسبت کل کے اور kindly کل ہمارے manifesto پر ایک point raise ہوا تھا تو میں point of so called clarification پر اس کا جواب دینا چاہ رہا تھا جس کا مجھے موقع آج آپ نے دیا ہے Thanks a lot وہ یہ تھا کہ ہم اپنے manifesto میں Military Budgets کی حمایت کرتے ہیں تو اس میں ایک ساتھی نے کہا تھا کہ آپ ایک طرف military budget کی حمایت کرتے ہیں دوسری طرف آپ foreign aid کے خلاف ہیں تو ہم خلاف نہیں ہیں- ہم irrelevant budget military کی مذمت کرتے ہیں-

(ڈیسک بجائے گئے)

اور military relevant budget کی حمایت کرتے ہیں irrelevant budget کی میں نشاندہی کرتا جاوں کہ جو یہ ہماری فوج میں تقریبا اعداد و شمار تو بدلتے رہتے ہیں لیکن ایک roughly estimation یہ ہے کہ ہمارے جو Generals کی تعداد ہے وہ American Army Generals سے زیادہ ہے- دوسرا یہ کہ جو فوج کے اندر ایک مرسڈیز اور لینڈ کروزر culture promote کر رہا ہے اس کی ہم نفی کرتے ہیں- بجٹ کی حمایت ہے لیکن بجٹ کے اندر یہ جو

irrelevant ہوتی ہے یہ مرسڈیز کلچر ہم اس کی بالکل مذمت کرتے ہیں۔Thank you.

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈم ڈپٹی سپیکر- عثمان علی ۔

جناب عثمان علی ۔ Thank you madam speaker میں اپوزیشن کا بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس resolution کو approve کیا اور یہ ان کے تدبر کا مظہر ہے۔

میں ادھر ایک clarification کرنا ا چاہتا ہوں کہ oppositionکو اس resolution کے broader aspect کو دیکھنا چاہیے تھا۔ ابھی تک ہم add ملتا رہا ہے F-16 upgraded کی صورت میں ۔ ہمیں Tom Hawks ملتے رہے ہیں مگر اس addکو educational and economic sideپر لے جانا چاہتے ہیں جب کہ کل اگرچہ اس resolutionکی مخالفت ہوئی اور مجھے خوشی ہے کہ آج انہوں نے اس پر consensus show کرکے اس کو approve کیا۔ اب ایک opposition memberکی طرف سے یہ جو آیا ہے کہ consensus multi-lateral مسلم ممالک میں ہونا چاہئے ۔ مسلم countiesبھی اس میں شامل ہوں گے مگر جو بھی ہم ا س میں involve کر سکتے ہیں اور جتنا بھی زیادہ پیسہ tribal areaتک آ سکتا ہے تاکہ ادھر کے لوگوں کی condition اچھی ہو تو اس میں ہم کوئی restrictions نہیں ڈالیں گے ۔چاہیے،

US آ جائے ،چاہئے چائنا سے آ جائے ہم سب کو
اس معاملے میں ایک ساتھ لے کر چلیں گے۔ جہاں تک conditions کی بات ہے تو ہم کوئی ایسی conditions accept نہیں کریں گے جس سے ہماری national interest کو خطرہ ہو۔ یہ بات ان پر داضع ہونی چاہئے ۔ Thanks again, for approving the resolution. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Essam Rehmani.

جناب احصام رحمانی: اس میں ہم نے دیکھا ہے ایک تو I am thankful that the ruling party was receptive and they have managed to change the resolution and I hope that we can reach to a mutual consensus اور آج ہم یہ resolution انشا اللہ پاس کرکے جائیں گے۔ تھوڑی سی clarity ہمیں چاہئیے ہوگی ۔ یہ clarity ہمیں by the Foreign Minister, of course from the other side and the Prime Minister. ایک ہم لوگ یہاں donor bodies کی بات کر رہے ہیں تو یہ اچھا ہے یہاں انہوں نے لکھا ہوا ہے reduce the need for them مگر donor bodies ہے clear کر دیجئے گا کیونکہ ہم نے دیکھا کہ Blue Party کی جو previous government تھی اور Blue Party ابھی بھی جو ہمارے حساب سے جو سوچ رکھتی ہے کہ جب وہ ایشیا سے جو add جو تھوڑی بہت ، ہم لوگ mutual consent میں ہم لوگ بات کریں گے، وہ لینے کے لیے ہمارے ساتھ consent ہوتی ہے، تو ان سے ہمارے لوگوں نے وعدے کئے ہوئے ہیں کہ ہم لوگ تبھی add لیں گے

جب ہم removal of trade barriers کریں گے۔ پاکستان کی economic situation ایسی نہیں ہے جس میں we can remove trade barriers بلکہ جس طرح آپ نے حال ہی میں دیکھا ہے ہم لوگوں نے trade barriers اور increase کر دیے ہیں in the form of duties جن سے ہمارے اپنے لوگ بھی affect ہوئے ہیں اور اس سے foreign add بھی ایشیا سےکم ہو سکتی ہے۔

جناب والا! دوسرا ہم لوگ مسلم world کی بات کرتےہن ہیں تو میں Blue Party سے clarification again چاہتاہوں تاکہ ہم لوگ آج ہی یہ resolution pass کر دیں ۔ مسلم ورلڈ کو وہ اس وقت تک ہی support کرتے ہیں جب تک ان کے پاس bilateral reciprocal basis پر تعلقات ہوتے ہیں۔ اگر bilateral relationships نہیں ہوں گے تو Muslim world سے یہ لوگ نہ add مانگ سکیں گے اور نہ کچھ کر سکیں گے۔ اب کہنا یہ ہے کہ آج تک Muslim World کو ہم نے as such contribution نہیں کی اور specially جب ہم لوگوں نے support دینی شروع کر دی ہے as ally with the US, تو ہماری مسلم ورلڈ میں جو ایک image تھی that has been degraded تو Muslim world will still help us but we have to revise our point of view اور اس طرح help کریں جس طرح Kingdom of Saudi Arabia ان کے جتنے بھی سکالرز ہیں، they have reached to a mutual consensus کہ پاکستان as Zakat applicant زکواۃ

ہو سکتی ہے پاکستان کے اندر and acceptable they should give Zakat to Pakistan. So, that is also a donation in Islamic form.

تیسری بات یہ ہے کہ ہم ایشیا اور Third World کی بات کرلیتے ہیں لیکن US کی بات رہ جاتی ہے ۔ اب US سے یہ لوگ اور previous government اور ابھی بھی جو ہم لوگوں کو شروع میں gestures ملے تھے اور according to the manifesto ہی they support the US completely and they consider close relationships with the US. تو جناب مسلم ورلڈ سے bilateral relationships, Asia سے removal of trade barriers کی بات بعد میں کریں گے اور آپ US کو support کرتے ہیں close relationship پر تو جناب اس پر تھوڑا سا clear ہمیں کر دیجیئے گا because we want to reach to conclusion. ہم constructive بحث چاہتے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Essam Rehmani Sahib, I would appreciate if you wind up your speech quickly. دوسری بڑی important بات جو میں کروں گا اس کے بعد میں wind up کر دوں گا حالانکہ ایک دو اور باتیں کرنی تھیں ۔ Education کی بات کرتے ہیں۔ اب ظاہر سے بات ہے کہ جب آپ باہر سے financial assistant education کے لیے لیتے ہیں تو ایجوکیشن میں ہماری religious base schools ایک important role play کرتے ہیں ۔ تو اس پر ذرا روشنی ڈالیں

پر یہ لوگ religious base education کیونکہ

foreign یہیں کرتے تو اگر یہ believe

assistance add مانگتے بھی ہیں اور لوگ ان کو

one of the کی add دیتے ہیں اور اس

condition یہ ہوتی ہے کہ ہم لوگ religious based

education کو support نہیں کریں گے۔ تو میرے

خیال سے وہ add ہم لوگوں کو نہیں لینی چاہیے

کر دی ہیں کہ clarity تو ان چیزوں پر تھوڑی سے

economic development کس sense میں ہوگی ۔ ایسا

تو نہیں ہوگا کہ جس طرح ہمارے پرانے

politicians جو ہیں وہ اپنی جیبیں بھرتے رہے

ان کی ہوتی رہی اور economic development ہیں ۔

clarity کر دیں ہمارے ملک کی نہ ہو۔ اس کی

We will take up from there. اور پھر انشا اللہ

Thank you, sir.

(Desk thumping)

An honourable Member: Madam, point of clarification.

میڈیم ڈپٹی سپیکر: فی الحال ہم اسے

permit نہیں کر سکتے۔ ثمیر بٹ صاحب۔

جناب ثمیر انور بٹ: معزز سپیکر، سب سے

پہلے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ چونکہ ہم سب

unanimously اس بات پر agree کر رہے ہیں کہ ہم

لوگ اس resolution کو pass کروانا چاہتے

ہیں ۔ میں اس کی ذرا سی detail میں جانا

چاہتا ہوں ۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اپوزیشن کی

request پر اس کی کافی phasing change ہوئی ہے

اور اس کے بارے میں ، میں یہ clarify کرنا چاہوں گا کہ جو donor bodies ہیں ، اس میں صرف وہ bodies آئیں گی جو کہ neutral ہیں ، جن کی کسی قسم کے تشدد میں involvement نہیں ہے اور جو ہم سے in return کچھ نہیں مانگے گے ۔ تو دوسری بات ہے کہ read out کا اس میں phase ہو جاتا ہے کہ ہم لوگ direct جو ہے کسی ملک سے add لیتے ہیں تو ہم اس کے under pressure آ جاتے ہیں۔ اس کا ہماری پالیسی پر effect ہوتا ہے۔ اس وجہ سے یہ ہمارے read out کا word use کیا گیا ہے کہ ہم چاہیں گے کہ ایک ایسے channel کے ذریعے ہمارے پاس add آئے کہ ہم کسی چیز کے لیے liable نہ ہوں۔ ہم لوگوں کو کسی چیز کے لیے جواب دہ نہ ہونا پڑے۔

تیسری بات جو اس statement کے اندر سب سے ضروری ہے وہ ہے reduce the need for external financial assistance اس چیز پر غور فرمائیں ۔

ہمارے phasing out of financial assistance manifesto میں سب سے اوپر ہے۔ ہم لوگ چائیں گے کہ ہماری independent policies ہوں ۔ اس کے لیے بہت ضروری ہے کہ ہم financial assistance کو اپنی گورنمنٹ سے نکالیں لیکن phasing out کا مطلب ہے کہ آپ آہستہ آہستہ چلیں۔ کل کے سیشن کے دوران پانچ یا چھ ارا کین اپوزیشن سے کھڑے ہو کر بولے کہ stop add یعنی add کو ختم کر دیا جائے۔ ہم لوگ اپنے resources پر چلیں۔ اس سے ہم بالکل اتفاق کرتے ہیں لیکن یہ process

abruptly end نہیں ہو سکتا۔ آپ اچانک آج کہہ دیں کہ ہم اپنے resources پر انحصار کریں گے۔ تو اس سے ہمارے ملک کا بالکل کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس سے عوام کو بہت سخت نقصان ہوگا۔ اس لیے ہم اسے آہستہ آہستہ phase out کریں گے۔ اس پر میں پھر سے stress کروں گا۔ تیسری بات یہ ہے کہ آج honourable Leader of the Oppositionنے ایک point اٹھایا تھا کہ suicide attacks کو tackle کیسے کیا جائے۔ اس کے response میں نے انہیں پہلے کہا تھا کہ education and economic development ضروری ہے تو اس resolution کے اندر بھی وہ دونوں points بڑے صاف اور واضح طریقے سے لکھے گئے ہیں ۔ ہم لوگوں کو education پر بہت سخت emphasis کرنا ہوگا ۔ ان کا جو ایک mindset ہے ، اسے change کرنا ہے۔ اس کے لیے ایجوکیشن پر بہت سخت attention دی جائے گی اور economic development کسی قسم کی financial reasons کی وجہ سے کوئی بندہ کسی خود کش حملے یا ایسے کسی قسم کے terrorist activity کے اندر involve نہیں ہو۔ اور جو last but not least سب سے important بات ہے ، یہ سب باتیں جو ہم کر رہے ہیں، یہ ہمارا basic focus ہے۔

Madam Deputy Speaker: Order in the House, please.

جناب ثمیر انور بٹ: ہمارا basic focus ہے youth of the tribal areas. کل بھی اس چیز

پر بحث ہوئی ۔ basic issue یہ ہے کہ آپ کے tribal areas میں 70% نوجوان نسل ہے۔ وہ ۱۸ سے ۳۵ عمر کے درمیان ہیں۔ آپ اس چیز کا دھیان رکھیں کہ ان لوگوں پر خرچ کرنا، ان کی education and development پر خرچ کرنا اور plus recreational activities ہیں۔education کے under, academic کے علاوہ recreational بھی آ جاتی ہیں۔ اس طرح کی development کرنے سے ہم لوگ آنے والے generation کو پاک و صاف اور اچھی generation دیکھتے ہیں- باقی foreign relation پر بات آئی تو یہ کہا گیا کہ proposition کا manifesto کے اندر US کے ساتھ بہت close relations ہیں ۔ میں یہ clarify کرنا چاہوں گا اور میں یہ بات پہلے بھی کافی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ ہم لوگ ہر ملک سے اچھے bilateral relation کرنے پر اور کسی ایک ملک ایک ملک سے اپنی dependence ہٹانے کی۔ تو ہمارا manifesto بھی یہ کہتا ہے اور ہم لوگ چاہیں گے کہ ہماری جو باقی قوتیں ہیں جیسے روس ہے، انڈیا ہے، چائنا ہے، اور باقی تمام ملکوں کے ساتھ ہم چاہیں گے کہ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہوں ۔ تاکہ ہم سب کے ساتھ اچھی trade کر سکیں ، اچھے bilateral issues رکھ سکیں۔ اور اسی سے ہمارا ملک آگے چلے گا۔ جب تک ہم لوگ دنیا کے اندر اپنی جگہ واپس establish نہیں کر تے جو کہ آہستہ آہستہ decrease کر رہی ہے، اس influence کو ہم نے واپس اکنامک کے اندر بھی بڑھانا ہے،

یعنی ہر field میں اسے آگے بڑھانا ہے۔ جہاں education and religion کے سوال کا تعلق ہے، ہماری بڑی صاف پالیسی ہے کہ ہم لوگ اپنی پبلک ایجوکیشن میں religion کو نہیں لانا چاہتے۔ لیکن اس کا قطعی یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ لوگ ان کو ایک comparative religion یا ان کو ایک open minded view جو ہے ، اس کا study faith way نہیں دیں گے، وہ بالکل curriculum کا part رہے گا۔ Having said all that میں اس ہاوس سے request کروں گا ۔ on the point of personal privilege پر I am not sure کہ اس کو کر سکتا ہوں یا نہیں لیکن I would request to vote out on this resolution تاکہ ہم اس کی passing کی طرف move کر سکیں۔ Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Now, I put the resolution to the House to seek and build multinational consensus of donor bodies to view at and reduce the need for external financial assistance in fields of education and economic development for the Youth of the Tribal Areas.

(The motion was carried)

Madam Deputy Speaker: The resolution is adopted.

(Desks thumping)

The next item on the agenda is by the honourable Minister for Education, Health and Environment, Mr. Zamir Ahmad Malik and Mr. Waqas Aslam Rana, please move the motion.

Mr. Waqas Aslam Rana: Madam Speaker, if you allow, could I introduce the motion?

Madam Deputy Speaker: Yes.

جناب وقاص اسلم رانا: میڈیم سپیکر۔ جیسے کہ آپ جانتی ہیں کہ اس وقت پاکستان میں انرجی کا ایک sever crisis ہے ، load shedding ایک انتہا کو پہنچ چکی ہے اور electricity tariff بھی increase ہو چکے ہیں۔ ہماری اس سے اکانمی جتنا suffer کر رہی ہے اور عام لوگ بھی اس سے جتنا suffer کر رہے ہیں، وہ ہم سب کے سامنے ہے۔ بلیو پارٹی کا اس motion کو سامنے لے کر آنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم سب سے پہلے اس پرابلم کی وجوہات پر روشنی ڈالیں اور پھر اس کے جتنے بھی possible solutions ہیں، وہ اس ایوان کے سامنے پیش کئے جائیں۔

جناب والا! سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ پچھلے ۸ سالوں میں حکومت کی جو lack of long term thinking and lack of planning تھی ، ہمارے خیال میں آج کے crisis کی وہی thinking ذمہ دار ہے۔ یہ ایک fact ہے کہ پچھلے ۸ سالوں میں بجلی کا ایک میگاواٹ بھی add نہیں ہوا اس ملک کے اندر۔ یہ بات بار بار تمام TV channels پر سامنے آ چکی ہے۔ اس کے علاوہ جو Independent Power Projects launch, 1990 میں کئے گئے ہیں ، ان کی oil base تھی ، وہ oil based power projects تھے ۔ شاید اس وقت انہیں وہ ایک اچھی پالیسی لگی ہو۔ لیکن again short sightedness کی

وجہ سے آج ہمارے سامنے ہیں کہ oil کی جو قیمت پچھلے سال اتنی بلندیوں کو چھو گئی ، اس کی وجہ سے ہی ہمارے لیے بجلی پیدا کرنا اتنا مہنگا پڑ گیا اور ہم نہیں کر سکے اور آج کئی اس طرح کے threaten plants حکومت کو کر رہے ہیں کہ اگر آپ نے paymentنہ کی تو ہم انہیں بند کر دیں گے۔ میرے خیال میں یہ وجوہات تھیں جو ہمیں آج power crisis تک لے کر آئیں ہیں، میں اب کے solutionsکی طرف لے کر آنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے ہمیں جو پالیسی adopt کرنی پڑے گی ، یہ ہے کہ ہمیں ایسے sources ڈھونڈنے پڑیں گے جو -oil based نہ ہوں۔ ہمیں اپنی generation electricity کو oil completely سےswitch کرنا ہے کیونکہ future میں بھی oil کی کم ہی سپلائی آتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔ کئی reports میں سامنے آیا ہے کہ limited reserves fuel fossil ہیں اس لیے پاکستان کی انرجی پالیسی بھی کسی ایسے sources پر base ہونی چاہیے جو اتنا limited نہ ہو، جس پر ہم اتنا dependent نہ ہوں۔ اس میں کئی alternatives ہیں۔ میڈیم سپیکر، میرا خیال ہے کہ سب سے پہلے تو گیس ہے کیونکہ پاکستان میں ہی اتنے reserves ہیں کہ ہم اگر ان پر توجہ دیں تو ایک آئل سے بہت سستا alternative ہے جو IPI Pipelines Gas کا پراجیکٹ ہے، جو negotiation میں ہے، ہم hope sincerely کرتے ہیں کہ ایران ،پاکستان اور انڈیا کے درمیان اس پر agreement ہو جائے۔ اس سے پاکستان کی انرجی کے

مسائل بہت حد تک حل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ہماری جو Hydel Power Generation کی capacity ہے، وہ میڈیم سپیکر، دنیا کی top ترین capacity میں آتی ہے۔ میرے خیال میں ہمارے پاس جو دریا بہہ رہے ہیں اور جو ہمارے پاس پانی کا نظام ہے ، اس سے ہم نے ابھی تک complete فائدہ نہیں اٹھایا ہے۔ میڈیم سپیکر، بڑے ڈیموں تو consensus سے ہی ہمیں بنانے چاہئیں لیکن چھوٹے ڈیم اور run of the riverجن projects کی بہت capacity ہے، ان پر ہمیں توجہ دینی چاہیے۔

میڈیم ڈپٹی سپیکر! Sindh Coals Reserves ہیں جن کو ہم نے ابھی تک tap نہیں کیا، یہ میرا خیال ہے کہ ایک بہت بڑی previous governments کی کوتاہی کہ اتنے بڑے reserves جو دنیا میں مانے جاتے ہیں، ان پر ہم نے ابھی تک کوئی کام نہیں کیا۔

میڈیم سپیکر، اس کے علاوہ دنیا بھر میں alternative fuels پر کام شروع ہو چکا ہے۔ solar wind energy پر ابھی تک پاکستان میں کوئی کام شروع نہیں ہو سکا ہے، جو سامنے آیا ہے، اس پر ہمارا focus ضرور ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہمیں energy conservation policy بھی ہمیں بنانے کی ضرورت ہے کہ عام لوگوں کے لیے اور حکومتی اداروں میں بھی ایک ایسی پالیسی وضع کی جائے اور انہیں بتایا جائے کہ کیسے کم بجلی استعمال کی جائے کیونکہ power crisis کے دو phases ہیں۔ ایک تو supply obviously کی shortage ہے اور ایک

بہت زیادہ ہے تو ڈیمانڈ کو کم کرنے کے demand لیے بھی energy conservation کی ضرورت ہے۔

میڈیم سپیکر! finally میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بلیو پارٹی کا یہ موقف ہے کہ energy just like other main economic commodities is the responsibility of the Government. یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اس طرح کی سہولیات فراہم کرنا ، انرجی جیسے economy main components فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ سٹیٹ کی ذمہ داری ہے اور یہ بلیو پارٹی کا clear موقف ہے ۔ ہمارے manifesto میں لکھا ہے کہ ہم اس طرح کی privatization....

Mr. Deputy Speaker: Waqar Sahib, I would appreciate if you wind up the speech quickly.

جناب وقاص اسلم رانا: میڈیم سپیکر as an privatization کی example, Blue Party KESC جیسی چیزوں کے سخت خلاف ہے کیونکہ آج آپ سب کے سامنے ہیں کہ KESC جنہیں ہم نے بیچا، وہ آج تین سال بعد اسے ایک اور کمپنی کو بیچ کرپاکستان without doing anything for the betterment of the people.سے فرار ہو گئے ہیں۔ So, Madam Speaker, I would like to conclude by saying that انرجی پالیسی میں سٹیٹ کی ذمہ داری سب سے important ہے اور جو باقی alternatives ہیں وہ باقی ممبر explain کریں گے۔ بہت شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: I would request all the honourable members, please, respect the Rule No. 59, sub clause 5 and sub clause 7, in

term of repeating things and the time limit constraints that we have. Mr. Aurang Zaib Murree.

جناب اورنگ زیب مری: جناب سپیکر صاحبہ،

میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے important موضوع پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ جیسے کہ ہم سب جانتے ہیں اور میں introduction میں بھی نہیں جاوں گا ، ہمارا ملک ایک بڑے energy crisis کو face کر رہا ہے۔ ہمارے ملک جیسے کہ آپ کو پتا ہے کہ چھ چھ گھنٹے ، چار چار گھنٹے بجلی کی load shedding ہو رہی ہے۔ دو گھنٹے کے لیے بجلی کا آنا ، چار گھنٹے کے لیے چلے جانا، چھ گھنٹے کے لیے بجلی کا چلے جانا ایک معمول بن گیا ہے۔ کچھ جگہیں ایسی ہیں جہاں تین تین مہینوں سے بجلی نہیں ہے۔ ہمارا ملک ایسے problems کو face کر رہا ہے۔ ہمارے ملک میں major energy crisis ہیں۔ انڈسٹری کل problem ہو رہا ہے۔ کمرشل ایریا ز کو problem ہو رہا ہے، residential areas کو problem ہو رہا ہے۔ ہر کوئی اسی مسئلہ سے تنگ ہے اور ان issues کو solve کرنے کے لیے جن solutions پر mainly focus کیا گیا ہے، وہ ایک ایسا topic ہے جو بہت زیادہ crucial ہے جو provincial autonomy کو ختم کرتا ہے، فیڈریشن کو weak کرتا ہے اور ایک strong federationکے لیے ہمارے federating units strong ہونے چاہیں ۔ پچھلی حکومت میں جوایک main focus کیا گیا تھا I think, اس سے ہمارے

federating units بہت weak ہوتے ہیں۔ تو ہمیں ایسے solutions دیکھنا چاہیں جس سے ہمارے federating units weak نہ بھی ہوں اور ہمارے جو energy crisis کا حل ہے ، وہ بھی ختم ہو جائیں
-

جناب سپیکر، میں نے آپ کی ابھی بات سنی ہے اور آپ نے کہا ہے جو پہلے کہا گیا ہے، مہربانی کرکے اسے دہرائیے مت لیکن اب کچھ issue ہیں جو ایک جیسے ہیں ، جن کا solution ایک جیسا ہے، ظاہر ہے کہ ان پر تو تھوڑا بہت بولنا چاہیے۔ جیسے کہ ہمارے ایک ساتھی رکن قائد اقتدار نے فرمایا ہے کہ run of the river projects ہیں۔ اب run of the river project ایک ایسا project ہے کہ جس سے صوبوں میں لڑائی نہیں ہوتی ، کسی کا پانی نہیں رکتا ، کسے کے ساتھ کوئی problem نہیں ہوتا ہے۔ میں run of the river project کی تھوڑی سے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے۔ یہ project, rive کے اوپر ہی بنتا ہے اور river کے flow سے یعنی تھوڑی سی height سے پانی تیزی سے height پر لے جایا جاتا ہے۔ اور پھر نیچے turbines پر گرایا جاتا ہے اور پھر واپس river میں flow کر دیا جاتا ہے۔ غازی بروتھا میں ایک پراجیکٹ ہے جو 1450 Megawatts بجلی produce کر رہا ہے۔ ایسے دو اور projects ہیں جو پچھلی حکومتوں نے North میں agree کیے تھے کہ بنائے جائیں گے۔ I suggest کہ اس میں بھی دیکھا جائے کیونکہ یہ ایک بہت important project ہے ۔ یہ

expensive ہے اور یہ کوئی اتنا inexpensive
بھی نہیں ہے جتنے dams ہیں کیونکہ چھوٹا پراجیکٹ
ہے ، ظاہری بات ہے کہ inexpensive ہے۔ اس پر بھی
غور کیا جائے۔ ایک پراجیکٹ یہ ہے کہ ملتان میں
MEPCO سے جس سے آپ سب لوگ واقف ہوں گے ، اس کے
پاس چھ پاور پلانٹس ہیں ۔ جس میں سے صرف ایک چل
رہا ہے۔ Only one power plant is running. اس کی
وجوہات کیا ہیں؟ ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔ اس
لیے اس میں investigation کی جائے کہ کیا
وجوہات ہیں ہمارے پانچ پاور پلانٹس ہیں جو کہ
ہمارے لیے پاور produce کر سکتے ہیں، energy
produce کر سکتے ہیں،وہ کیوں نہیں چل رہے ہیں۔
جناب سپیکر، ایک اور recommendation ہے کہ ہم
دنیا میں اگر top 3 میں نہیں top5 میں ، coal
reserves تو ضرور آتے ہیں ۔ America uses 70%
of his energy from coal, China 50% and Japan
uses 20% and that 20% is exported because it is
not his own coal. ہمارے پاس اللہ تعالی کے رحم
و کرم سے اتنے کوئلہ کے وسائل ہیں کہ ہم
minimumڈیڑھ سو سے دو سو سال ہم اپنی energy
produce کر سکتے ہیں without any restrain and
constraint on this. کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا
coal usable نہیں ہے۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا
ہوں۔ پوری دنیا میں کوئلہ کی چار کوالٹی ہوتی ہیں
جو usable ہوتی ہیں۔ ہمارا coal number one ہے۔
میں یہ نہیں مانتا کہ ہمارا coal نمبر 2ہے۔ ہمارا
کوئلہ نمبر 3 ہے ’ہمارا کوئلہ نمبر4 ہے یہ washable

ہے۔ We can use that coal to produce energy and cope up with energy crisis.

Madam Deputy Speaker: Honourable Aurangzeb Sahib, if you wind up your speech, it will be appreciate.

جناب اورنگ زیب: جناب سپیکر صاحبہ، میں ایک اور بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس آٹھ hours کی sun light ہوتی ہے۔ پاکستان میں آٹھ hours کی sun light ہے and that is ideal for solar energy projects کراچی شہر جہاں میری رہائش ہے، وہاں پر Majority of the PSO's Petrol Pumps are being run on solar energy. So that is good example that we take from there and you know, think on this solar energy project also. سندھ میں Chutanyani Khubs, Small Dams نہیں ، اپنےصوبے میں چھوٹے ڈیم ہیں ، جو provinces اپنے وسائل سے بنائیں گے they will accountable for their projects, their own doing. تو اس سے provinces میں کوئی لڑائی نہیں ہوگی۔ چھوٹے ڈیم جو ہیں، conventional dams ہی ہیں، carry over ہی dams ہیں جس کا پانی ہم بار بار use کر سکتے ہیں۔ اور جناب سپیکر، میں یہ کہنا چاہوں گا اور بھی پراجیکٹس ہیں جیسے نیوکلیئر انرجی ہے ، یہ پراجیکٹس مہنگے ہیں لیکن ان میں دیکھا جا سکتا ہے۔ میں بس ایک بات کہنا چاہوں گا جیسے ہمارے اراکین اقتدار نے کہا کہ it is responsibility of the country to help us میں believe کرتا ہوں

کہ اگر ہمارے ملک کے لوگوں کو مارنے کے لیے پیسے مانگ سکتے ہیں تو پھر ان پراجیکٹس کے لیے بھی پیسے مانگ سکتے ہیں۔ شکریہ۔

جناب احسان یوسف چوہدری : Point of Order.

میڈیم ڈپٹی سپیکر: جی، چوہدری صاحب۔

جناب احسان یوسف چوہدری: تھوڑی سے opposition benches میں ایک sense آ رہی ہے کہ Treasury Benches کو تھوڑا سا زیادہ وقت دیا جا رہا ہے۔ I would like to say that ہمیں بھی تھوڑا سا وقت دیا جائے۔

میڈیم ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ اصل میں چوہدری صاحب، ہم یہاں وقت نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔

We will make sure that everybody gets the equal opportunity for that. Amara Hikmat. And before you speak, I would like to repeat again, please respect the Rule No. 59, sub clause 7. We have a lot of members here. So, try to be brief and concise.

مس ام عمارہ حکمت: اورنگ زیب مری صاحب نے پراجیکٹس کی بات کی ہے کہ ہم کس طرح پراجیکٹس کے لیے باہر کے ممالک سے add لے سکتے ہیں۔ تو میں بات کرنا چاہوں گی کہ اس سے پہلے کہ ہم add لیں اور ان پرابلم کو ہماری گورنمنٹ ہی misdiagnose نہیں کر سکتی۔ ہم نے لوگوں نے بہت سارے ایسے projects start کئے جو کہ اس وقت کی

ضرورت نہیں تھی اور ہماری جو governments ہیں، اکانومی سے پہلے انہوں نے اپنے پولٹیکل مقاصد کو سامنے رکھا۔ میں پچھلی گورنمنٹ کے دو ایسے پراجیکٹس کی بات کرنا چاہوں گی اور میں یہ اس لیے mention کر رہی ہوں تاکہ ہماری موجودہ گورنمنٹ اور اس سے اگلی گورنمنٹ ایسی غلطیاں repeat نہ کریں۔ ایک تو rural electrification کا انہوں نے پراجیکٹس شروع کیا تھا ۔ اس میں یہ تھا کہ ان لوگوں نے claim کیا تھا کہ ہم اپنی رورل اکانومی کو boost 70% کریں گے۔ ان کی سال میں 1100 villages کو بجلی مہیا کرنے کی capacity تھی لیکن اپنی popularity جو اس وقت کم ہو رہی تھی، اسے regain کرنے کے لیے 13000 villages کو بجلی مہیا کی گئی۔ ٹھیک ہے۔ 2007 تک تقریبا 21882 villages کو بجلی مہیا کی گئی۔ اور اب end resultیہ ہے کہ آپ نے اپنی production capacity سے باہر آ کر یہ سب کچھ کیا۔ production کے لیے کچھ نہیں ہو رہا ۔ سپلائی پر زیادہ زور تھا اور اس طرح کے short terms goalsجو ہیں، ان کو ذرا پیچھے رکھ کر long term benefits کو دیکھنا چاہئیے۔

دوسری چیز oil prices subsidies جو کہ انٹرنیشنل مارکیٹ میں آئل کی پرائس زیادہ ہو رہی تھی ، ہماری گورنمنٹ نے time پر subsidies نہیں اٹھائیں اور ایک ساتھ ہی ہمارے قوم کو اتنا بڑا دھچکا ملتا رہا۔ میں یہ اس طرح سے کہنا چاہوں گی کہ ہم اپنی گورنمنٹ کویہ recommend کرسکتے ہیں کہ

ہم اپنے political کے سامنے آپ اپنی اکنانومی کو برباد نہیں کر سکتے۔ اس کے علاوہ انہوں نے بات کی کہ ہم لوگوں کو cheaper alternatives ڈھونڈنے چاہیں۔ تو renewable energy resources ہوتے ہیں، جیسےtidal energy ہے۔ اس کے علاوہ solar energy کی بات کی گئی۔ پاکستان ایک ایسے ایریا میں ہے جہاں پر ہمیشہ دھوپ رہتی ہے۔ تو ہم اس چیز کو use کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سینیٹ میں ہماری جتنی debates کی گئیں۔ اس میں کوئی practical steps نہیں لیے گئے لیکن debates بہت زیادہ ہوئیں تھیں۔ اس لیے گورنمنٹ کو چاہیے کہ they should set an example of austerity for the general public by conserving energies آپ خود گورنمنٹ start کرے پہلے اگر پورے پاکستان میں load shedding ہوتی ہے تو پرائم منسٹر اور صدر ہاوس میں بھی ہونی چاہیے۔ تاکہ انہیں بھی اس چیز کا احساس ہو۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اس کے علاوہ گورنمنٹ کو چاہئیے کہ ایک comprehensive strategy chalk out کریں تاکہ ہم crises over come کر سکیں۔ شکریہ۔

میڈیم ڈپٹی سپیکر: جناب نشاط کاظمی ۔

جناب ایس ایم نشاط کاظمی : بہت سپیکر صاحبہ، بہت شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں اپنی انفرادی حیثیت میں as member of the opposition, Prime Minister Sahib کو on taking the vote of confidence today in the House, earlier in

session, congratulation کہنا چاہوں گا۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

یونہی رنجشوں میں گزر گئی کبھی وہ خفا، کبیی میں خفا

چاہتوں کے موڑ پر، کبھی وہ رکا ، کبھی میں رکا

وہی راستے، وہی منزلیں، نہ اسے خبر نہ مجھے پتا

اپنی اپنی انا میں گم ، کبھی وہ خدا، کبھی میں خدا

(ڈیسک بجائے گئے)

میں امید کرتا ہوں کہ جیسے آج treasury benches میں سے کچھ ممبران نے بہت ہی مثبت طرز عمل کا مظاہرہ کیا اور کل Foreign Relation Committee کی جانب سے پیش کردہ موشن پر اور آج پھر amendment پر جو مثبت طرز عمل کا مظاہرہ کیا، ایسے طرز عمل کا مظاہرہ مستقبل میں بھی کیا جائے گا۔

محترم سپیکر صاحبہ، جو topic at hand جو کہ energy crisis کے بارے میں ہے۔ میں اس پر treasury benches کے ممبران کا بہت شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اس پر توجہ دلائی، میں اس پر identify کرنا چاہوں گا کہ جو ہماری current energy crisis ہے، جو ہم energy consume کر رہے ہیں، وہ ہم تین different sectors پر consume کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے تو اسے commercial purpose پر consume کر رہے ہیں۔ دوسرا domestic purpose پر confuse کر رہے ہیں۔ اور کچھ miscellaneous purposes ہیں، جیسے commercial میں

agricultures ہے جیسے tube wells ہے ہم لوگ کسانوں کو subsidy دیتے ہیں۔ اس کو میں نے miscellaneousمیں علیحدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ چاہوں گا کہ یہ جو ایوان ہے اور particularly Ministry of Planning and Development اس چیز کا نوٹس لے کہ ہمیں کچھ سوالات کا تعین کرنا ہے اور کیا جب ہم اترجی crisis کی بات کرتے ہیں تو ہمارے سامنے کیا سوالات ہیں۔ اور اس پر discussion کے کیا paradigm ہو سکتے ہیں۔ سب سے پہلا سوال تو یہ ہے کہ کیا ہم جو energy produce کر رہے ہیں ، کیا وہ اپنی capability کر رہے ہیں اور اگر نہیں کر رہے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر رہے ہیں اور کیا possible وجوہات ہیں اس کے نہ کرنے کی اور کیا convenient ہے۔ یہاں پر بات ہوئی ہے cheap کی۔ میں کہوں گا کہ کون سے convenient, beneficial and long terms modes ہیں جن سے انرجی produce ہو سکتی ہے۔ میں حزب اقتدار سے جنہوں نے debate initiate کی ہے، انہوں نے کہا ہے کہ ہمیں ایک energy conservation policy مرتب کرنی چاہیے۔ میں اس کی بھرپور تائید کروں گا۔ ساتھ ہی میں وزارت اطلاعات سے درخواست کروں گا کہ وہ ایک preserve energy campaign پر بھی غور کریں تاکہ ہم اپنی قوم میں اس کی بیداری پیدا کر سکیں کہ ہمارے ملک میں energy کا بحران ہے اور ہم نے اس سے مل کر نپٹنا ہے اور ہم نے ہی اسے دیکھنا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں اس ایوان یہ request کروں گا کہ تھوڑا سا یہ بھی دیکھنا

چاہیے کہ nuclear energy plant جو ہے، اس کو بھی دیکھیں۔ it may be an expensive form of producing electricity in the start but on the longer term, it really does help. Madam Speaker, Thank you very much.

میڈیم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ شمس طور صاحب۔ انصار حسین صاحب۔

جناب انصار حسین: میں چاہوں گا کہ short term measures and long term measures کی طرف توجہ دلاوں۔ short terms measures کو میں پہلے discuss کرتے ہوئے کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو billboards اور دیگر فضول commercial purposes کے لیے lightening ہے یا otherwise ان کو حتی الامکان کم کیا جائے تاکہ ہم energy کو بچا سکیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

دوسری بات یہ ہے کہ میں تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہفتے میں دو دن چھٹی کی جائے۔ اگر کسی پارلیمینٹرین کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ ہمارا ایک دن ضائع ہو جائے گا تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو کافی زیادہ developed nations ہیں ، وہاں پر بھی اس trend کو follow کیا جاتا ہے۔ تیسری بات میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ENERCON کو vitalize کیا جائے۔ ENERCON کی strict audit ہو اور assure smooth functioning کریں تاکہ اس مسئلہ کو اس طرح بھی tackle کیا جا سکے۔ بہت ساری بجلی چوری ہوتی ہے۔ effective measures کو

adopt کرنا چاہیے تاکہ بجلی کی چوری کو بھی روکا جا سکے۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں یہ suggest کرتا ہوں کہ ایک media campaign چلائی جائے کیونکہ میڈیا بھی ایک opinion maker کا درجہ رکھتی ہے۔ اور یہ effective media campaign چلانی چاہیے جس طرح Geo والوں نے حدود آرڈیننس پر بہت effective media campaign چلائی تھی اور اس کے نتیجے میں fruitful , Women Protection Act ثابت ہوا۔ اور charity begins at home والی بات ہے اور میرے خیال میں یہ حکمرانوں سے شروع ہونی چاہیے اور حکمرانوں کو قانون سے مشتنشی قرار نہیں دینا چاہیے۔ load shedding ہوتی ہے، load sharing ہونی چاہیے۔ کسی elite یا کسی بھی طبقے کو اس سے الگ نہ رکھا جائے۔ ایرکنڈیشن کا سرکاری اور نجی دفاترمیں بہت استعمال ہوتا ہے۔ اس لیے اسے بھی کنٹرول کیا جائے۔ ایرکنڈیشن پر import bill بڑھائے جائیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: انصار صاحب، اگر آپ جلدی سے wind up کریں تو مہربانی ہوگی

جناب انصار حسین: میڈیم! surely میں مختصر کرتا ہوں۔ کچھ long term policies ہیں۔ اگر consensus develop ہوں تو پھر بڑے ڈیم بنانے چاہئیں۔ otherwise کچھ چھوٹے ڈیم بنائیں۔ تھرمل پلانٹس بنائیں تاکہ بوجھ کم ہو۔ اس سے نہ صرف oil import billsکم ہوں گے۔ بلکہ pollution بھی reduce ہو گی ۔ IPI and TAP جیسے جو منصوبے

ہیں، ان پر کام کو تیز کیا جائے۔ نیوکلیئر انرجی کے پراجیکٹس کو exploit کیا جائے جیسے کہ میرے بھائی نے بتایا۔ ہمیں نہ صرف نیوکلیئر انرجی کو ایٹم بم بنانے کے لیے استعمال کرنا چاہیے بلکہ پر امن مقاصد کے لیے بھی استعمال کرنا چاہیے۔ میڈم سپیکر، کراچی میں wind energy and tidal energy کو exploit کرنا چاہیے۔

میڈم سپیکر، ایک بات اور کہنا چاہوں گا کہ ہم policies تو بہت زیادہ بنا لیں گے لیکن ایسی policies پر عمل درآمد کرنا بہت بڑی بات ہوتی ہے۔ میں نے reinventing governments جو کہ Hosbin and Gabler کی لکھی ہوئی ہے، پڑھی تھی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: معزز انصاری صاحب، اب تشریف رکھیں۔

جناب انصار حسین: میں پانچ سیکنڈ میں ختم کرتا ہوں۔ Community ownership کو لوگوں میں اجاگر کیا جائے تاکہ ہم کسی بھی پالیسی کو effectively adopt کر سکیں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محسن سعید صاحب۔

جناب محسن سعید: شکریہ، جناب سپیکر۔ جیسے کہ معزز ممبران نے بہت ساری وجوہات پر روشنی ڈالی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ہاں جو بجلی کی سب سے بڑی وجوہات ہیں، وہ ill planning ہے اور گزشتہ گورنمنٹ کی غیر ذمہ داری کا ثبوت ہے۔ 1999 کے اوائل میں پاکستان کے پاس تقریبا ایک ہزار میگاواٹ بجلی فالتو تھی اور ہم گورنمنٹ چاہ رہی

تھی کہ ہم اسے انڈیا کو ایکسپورٹ کر سکیں۔لیکن آج نو سال کے بعد بجلی کی پیداوار نہ ہونے کی وجہ سے آج ہمیں پانچ ہزار میگاواٹ بجلی کی شدید کمی ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ ہمارے پاس تعداد کار نہیں ہے کہ ہم بجلی بنا نہیں سکتے ۔ ہم اس وقت بھی اپنے موجودہ ذرائع سے 645 megawatts بجلی پیدا کر سکتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے ۔ میں اپنے معزز پارلیمنٹرین کو بتانا چاہوں گا کہ جو ہمارے پاس پیداوار کی کل صلاحیت ہے، وہ تقریبا گیارہ ہزار میگاواٹ ہے جب کہ ہم تقریبا پنتالیس سو میگاواٹ بجلی پیدا کر رہے ہیں اور جن کی تفصیل اس طرح ہے کہ جو نجی کمپنیاں ہیں، ان کی صلاحیت تقریبا چھ ہزار ایک سو پندرہ میگاواٹ ہے۔ جب کہ وہ صرف اور صرف دو ہزار میگاواٹ بجلی کر رہی ہیں۔ جب کہ واپڈا کے جو تھرمل پلانٹس ہیں، وہ ان سے اڑتالیس سو تیس میگاواٹ بنا سکتے ہیں جب کہ وہ ان سے صرف پچیس سو میگاواٹ بجلی بنا رہی ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ حکومت نے نجی power companies کے ۱۲۰ ارب روپے ادا کرنے ہیں۔ چونکہ آئل کی قیمتیں پچھلے کچھ عرصہ سے بڑھ رہی تھیں۔ اس سے ان کی marginal cost میں بہت زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اس لیے وہ بجلی پیدا نہیں کر رہی ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ہاں جو بجلی کی پیداوار ی لاگت ہے، وہ بھی بہت زیادہ ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک میں نئے نئے trends آ رہے ہیں۔ کوئی سولر انرجی کی طرف جا رہا ہے، کوئی wind power کی طرف جا رہا ہے اور کوئی bio metric fuel کی طرف جا رہا ہے جب کہ ہمارے جو

سب سے زیادہ بجلی پیدا کی جا رہی ہے، وہ Furnace oil کی وجہ سے کی جا رہی ہے جو کہ دنیا کا سب سے مہنگا ترین طریقہ ہے۔ چائنا کے اندر تقریبا پچاس فیصد بجلی کوئلہ سے پیدا کی جا رہی ہے ۔ امریکہ میں ستر فیصد کوئلے سے حاصل ہو رہی ہے جب کہ ہمارے پاس کوئلے کے دنیا کے تیسرے بڑے reserves ہیں جو کہ تقریبا ایک سو پچاسی ارب ٹن ذخائر ہیں جن کی لاگت تقریبا پچیس بلین ڈالر بنتی ہے۔ ایک طرح سے انہیں استعمال میں نہیں لایا جا رہا ہے۔ میں یہ کہوں گا کہ اسے بھی دیکھا جائے۔ دوسری بات ہم یہ کر سکتے ہیں کہ بجلی کو بالکل ضائع نہ کیا جائے اور تھر کے ذخائر سے فائدہ اٹھایا جائے۔ بجلی کی چوری کو روکا جائے اور فالتو مقاصد ہیں جیسے کہ میرے بھائی نے کہا کہ بل بورڈز ہیں، ایرکنڈیشن چلتے ہیں اس طرح کے غیر ضروری استعمال سے اجتنبات کیا جائے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا۔۔۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: محسن سعید صاحب، I would appreciate, if you wind up your speech.

جناب محسن سعید: میں صرف یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ اس کی وجہ سے ہماری اکنامکس پر کیا اثرات پڑے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو ہمارا GDP تھا ، یہ 2004-05 میں نو فیصد تھی اور اب یہ کم ہو کر 5.8 % ہو گئی ہے اور زرعی شعبے کی ترقی 6.5%سے کم ہو کر 1.5% ہو گئی اور جو سب سے زیادہ اثر manufacturing sector پر پڑا ہے اور یہ 15.5% سے کم ہو کر 5.4% ہو گئی ہے۔ ان تمام

چیزوں کی وجہ سے جو انٹرنیشنل رینکنگ ایجنسی اموڈی ہے ، اس نے پاکستان کی رینکنگ b-1 سے b-2 کر دی ہے تو ہم سب کے لیے لمحہ فکریہ ہے۔ ہمیں یہاں پر کوئی ایسی تجاویز پیش کرنا چاہئیے جو کہ پریکٹیکل ہوں۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مصطفے ممتاز صاحب۔

شیخ مصطفے ممتاز: میڈیم بطور گورنمنٹ ہماری جو approach ہونی چاہیے ، وہ multi pronged ہونی چاہیے کہ ہمیں صرف ایک ہی energy source پر focus نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر علاقے کے لیے ایک ہی چیز feasible نہیں ہوتی۔ جیسے کراچی میں آپ wind power use کر سکتے ہیں لیکن پنجاب اور NWFP میں feasible نہیں ہے۔ energy security, future کا ایک بہت concern ہے اور as a long term plan of the government ہمیں energy security پر بہت فوکس کرنا چاہیے کیونکہ in the future, the cost of energy, will effect the production اور اس کی وجہ سے ہماری اکانومی پر کافی فرق پڑے گا۔ میں as alternative sources, nuclear energy power پر بات کروں کیونکہ پاکستان میں نوکلیر پاور پاکستان میں اتنے زیادہ سکیل پر استعمال نہیں ہو رہی ہے۔ though, it is an expensive process at the start but it is very feasible thing for the long term. محترمہ ، نوکلیئر پاور کا ایک فائدہ بھی ہے کہ وہ clean and environmentally friendly energy produce کرتی ہے اور اس کے environment پر hazardous

effect ہیں ہوتے۔ پاکستان میں already nuclear
energy کی example ہے کہ CANOP کراچی میں
energy produce کر رہا ہے اور as a whole country
like France, UK and Germany are using power on large scale. Thank you, Madam.

Madam Deputy Speaker: Sama Paras Abbasi Sahiba. Bismilah-ir-Rehman-ir-Raheem. Honourable Madam Deputy Speaker and respected Youth Parliamentarians, in my point of view, the few possible solutions to cope with the energy crisis are;

1. We should make most of our natural resources. I would like to point out that Cether, Sindh which is considered as one of the biggest one coal reservoir and similarly Thurparker is rich in coal and gas reservoirs so immediate steps must be taken for the extraction and consumptions of these reservoirs to produce electricity.
2. In stead of fighting over the controversial Kala Bagh Dam the government should made smaller dams in the far and wide of our country. These smaller dams would greatly contribute in overcoming the energy crisis.
3. Pakistan is located near the equator. So, we have sunlight throughout the year. We should utilize the solar energy. I would like to quote an example

that recently students of Pakistan made a solar power car but due to the lack of funds, they couldn't introduce it into the market. So, I think funding should be provided for such projects.

4. Bio gas can also be used as alternative to produce electricity.
5. Alhamdolillah, we have a very large costal area which is ideal for the installation of wind mills. Last question, not the least, I think that from power stations to the consumers, a lot of electricity is wasted due to the devastating conditions and lack of maintenance of the transmission lines. I think this wastage should be avoided since we cannot afford such wastage. I hope that the government would consider these recommendations. Thanks a lot, so nice of you.

Madam Deputy Speaker: Mr. Sharjeel Soomro.

جناب راجه شرجیل سومرو: شکریه میڈیم سپیکر۔ میں parliamentarian کو energy crisis کو ختم کرنے کے لیے کچھ solutions and suggestions دینا چاہوں گا کہ ہم تھر coal سے energy produce کریں جو کہ چائنا کے بعد ایشیا کا سب سے بڑا reserve ہے تو ہمارے لیے بہت فائدے مند ثابت ہوسکتا ہے۔ estimated کو Thur

coal reserves ہیں، وہ تقریبا 850 trillion cubic feet ہیں جو کہ 400 billion oil barrels کے برابر ہیں یا ہم اگر سعودی اور ایران کے oil barrels ملا لیں تو ان کے برابر ہیں۔ اگر ہم energy produce کرنے کے لیے Thur coal reserves کا دو فیصد بھی استعمال میں لائیں تو ہم پاکستان میں 20000 megawatts بجلی آئندہ چالیس سال تک کے لیے پیدا کر سکتے ہیں۔ دنیا میں پٹرولیم مصنوعات کی shortage کی وجہ سے چائنا اپنے coal reserves کو پٹرول بنانے کے لیے آج کل استعمال میں لا رہا ہے۔ تو ہم بھی اگر اپنے پڑوسی ممالک کی طرح اپنے قدرتی وسائل کو بروئے کار لائیں اور Thur coal پر کام کیا جائے اور کیٹی بندر پراجیکٹ کو پھر سے start کیا جائے تو energy crisis میں سمجھتا ہوں کہ ختم ہو سکتا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: جناب عبداللہ لغاری۔

Mr. Abdullah Khan Leghari: Thank you Madam Speaker. The motion that has been presented today about the energy crisis, I would like to share little more facts regarding the government that was in place previously and the government that is place in now. During the Musharraf era actually, the plan was to extend the vision 2020 for Pakistan and in which it was decided that till the time, 2020, almost every area in Pakistan whether it be the urban areas, whether it be the rural areas will be

bestowed upon the opportunity and will be provided with the electrical resources in place. According to Salman Shah Sahib the former Finance Advisor to the PM, he was extremely sure that the demand and supply conditions that were present in the country at that time, they would be able to actually cater for this problem before hand and they will manage the resources in a more conservative manner and they will be able to extend this vision 2020 program for the WAPDA in the coming times. But the positions actually turned up extremely horrible and they are defend it and they were actually accepting after a long time that the demand and supply conditions were extremely harsh and demand increased far mostly to a great extent and the supply was not extended to such extent. I would like to just point out for your notice another fact that Mr. Musharraf also expressed in his last, of course speech in which he actually resigned to the nation that in his era it was around 14000 megawatt about electricity being produced and it was reduced by the current government to 11000 megawatt. Regarding that I would like a clarification on the government side as well as from the Minister of the Finance and Planning Commission to please look forward for that. Chashma Power Plant has also been closed down recently in which we have lost 500 megawatt of

electricity. Another project that I would like to just highlight upon is that, another project was to be launched in Punjab which has to produced 340 megawatt of electricity initially in this area to cover up the deficiency and 160 megawatt late in December 2008. This project has now been actually delayed and the price of this project has been increased for mostly by millions of dollars. I would also like to highlight upon a little of the facts that were presented by the government side today. They have talked about the Iran Gas Pipeline Project as well. We have to also look about the practicality of that project that till now, we are not disagreeing on the fact, that is a great project that should be in place but the fact of the matter is that the Iran Gas Pipeline Project is in pipeline already from a long time…

Madam Deputy Speaker: Honourable Abdullah Sahib, if you can quickly wind up.

Mr. Abdullah Khan Leghari: I would also like to wind up but please provide me few minutes.

Madam Speaker, Iran Gas Pipeline project; the practicality has to be seen in place that it has not been decided as yet. So we have to go back and we have to look for alternative measures. I would like to extend the point that was made by Nashat Kazmi over here in my party

about the conservation media campaign; that should be launched and our nation should be aware of the fact that we need to conserve energy for more actually catering this problem. Plus, I would like to also add something to it that the revenues by the WAPDA right now are insufficient to actually cater for the need of electricity crisis and so that we also need to look upon that fact as well and the running river projects also need to be looked upon. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Mr. Asad Janjua.

جناب اسد اصغر جنجوعہ: جناب والا۔

energy crisis پر کافی بات ہوئی ہے۔ کافی advices دی گئیں، کافی solutions بھی دئے گئے۔ اب ان solutions کو ہم نے حاصل کیسے کرنا ہے، اب اس پر بھی کچھ discussion ہو جائے۔ جیسے کہ ادھر میرے پاس data لکھا ہوا ہے کہ پاکستان میں اس وقت 4 to 5 thousand megawatt بجلی کی کمی ہے۔ اتنی بجلی ہم فوری طور پر تو cover نہیں کر سکتے۔ اس لیے ہمیں اب long term planning میں جانا ہے تاکہ ہم اسے cover کر سکیں۔ اس میں اگر ہم دیکھیں کہ پاکستان میں hydel power projects چل رہے ہیں، تھرمل پاور پلانٹس چل رہے ہیں اور کچھ نیوکلیر بھی چل رہے ہیں۔ اب اگر ہم تھرمل پاور پلانٹس کی بات کریں تو اس وقت پاکستان میں کوئٹہ ، فیصل آباد، گدو، کوٹ ادو اور جام شورو میں پاورپلانٹس ہیں۔ اس میں میں مثال دیتا ہوں کہ فیصل

آباد کا جو پاور پلانٹ ہے، اس میں تین ٹربائن لگے ہوئے ہیں۔ ان میں جو سب سے بڑا ٹربائن ہے ، وہ گیس کی unavailability کی وجہ سے چل نہیں رہا ہے۔ اب اگر ہم اس کو solid base پر لے جائیں تو ہمارے پاس ٹربائن چلانے کے لیے ایک سستا فیول ملے گا اور ہمیں energy crisis پر کافی solution ملے گا۔ اگر ہم سب علاقوں میں solid base کو use کریں۔ اس کے علاوہ Solar Energy کے بارے میں کافی رائے پائی جاتی ہے کہ یہ لگانے میں کافی expensive ہے۔ میں ایک چھوٹی سی مثال دوں گا کہ اگر بائیس پنکھے اور چوالیس ٹیوب لائٹس چلانی ہو تو اس کے لیےsolar cell کا panel چلتا ہے، یہ 50,000 روپے پر لگ سکتا ہے اور اس کی efficiency 50 to 60 years ہے without any engineered maintenance.

(ڈیسک بجائے گئے)

اس کے علاوہ اگر ہم نیوکلیر انرجی کی بات کریں تو let me clear this اگر دس روپے کا یونٹ ہائیڈل پاور سے حاصل ہوتا ہے تو بارہ سے تیرہ روپے کا نیوکلیئر یونٹ سے حاصل ہوتا ہے جو کہ ہمارے پاس second سب سے سستی energy resources پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ یو این او کی رپورٹ کے مطابق Uraniumپاکستان میں naturally دنیا میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اگر ہم land to fuel ratio دیکھیں۔ اس کے علاوہ بڑے ڈیموں پر کافی controversy پائی جاتی ہے۔ اگر ہم چھوٹے ڈیم کی طرف آئیں تو یہ بھی یو این او کی رپورٹ ہے

پاکستان میں دنیا کی سب land to dam ratio کہ سے زیادہ ہے۔ تو جتنے چھوٹے دریا ہیں جیسا میرے بھائی مری صاحب نے بات کی کہ ہم چھوٹے دریاوں پر چھوٹے علاقوں میں بجلی پیدا کریں تو ہم کافی انرجی کے مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ سب سے main problem maintenance کا ہے۔ پاکستان میں جتنے پاور اسٹیشن یا جنریشن اسٹیشن بند ہو رہے ہیں، وہ پاور losses کی وجہ سے بند ہو رہے ہیں۔ Power losses میں سب سے main factor, power factor ہوتا ہے جس کی ویلیو اگر 9. سے 1 کے درمیان رکھی جائے تو آپ کو near 90% energy ملتی ہے اور 10% losses ہوتے ہیں جو eventually ہونے ہی ہیں ۔ تو اگر کوئی ایسا قانون بنا دیا جائے کہ جو بھی پاور اسٹیشن 9. سے کم power factor اپنا رکھ رہا ہے تو اس کو charges or penalty عائد کی جائے۔

Madam Deputy Speaker: Honourable Janjua Sahib, We would like you to wind up you speech.

جناب اسد اصغر جنجوعہ: اس کے علاوہ اگر ہم اپنے انجینئر کو پاکستان میں استعمال کریں جیسے کہ UET لاہور میں 200 ہر سال electrical Engineers pass out ہوتےہیں۔ اس طرح NUST میں۔ اسی طرح NED, Karachi کی بات کریں تو 200 or 300 engineers ہر یونیورسٹی سے پیدا ہو رہے ہیں تو کیا ضرورت ہے ہمیں باہر کے ممالک سے بات کرنےکی۔ اگرہم انہی انجینئرکو ہم ہی اہں consumeکریں تو ہمارے پاس انرجی کی maintenance

بھی ہوگی، پاور اسٹیشن کی maintenance بھی ہوگی ، پاور جنریٹ بیی ہوگی اور ہم بہت آسانی سے پاور ٹرانسمشن بھی کر سکتے ہیں۔ شکریہ۔

(ڈیسک بجائے گئے)

میڈیم ڈپٹی سپیکر: احصام رحمانی صاحب۔

جناب محمد احصام رحمانی: پہلے تو اس issue پر دیکھا جائے کہ ایک urgent need of energy کی ضرورت ہے۔ Urgent کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے صرف short term بلکہ نہیں میں بارے کے long term کے بارے میں بھی سوچنا ہے تو اس کے بارے میں، میں پہلے گورنمنٹ کو congratulate کروں گا کہ گورنمنٹ نے جو duty measure اتنی مہنگائی کے باوجود ہٹا دئے گئے ہیں، different solar or alternative energy solutions پر تو that was a very big step and اگر کسی کو alternative energy solutions پر کام کرنا ہے تو اس میں کوئی ڈیوٹی نہیں ہے۔ So, I am thankful to the government.

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب والا، پھر ہم نے پہلے اپنے energy crisis کو identify کرنا ہے۔ وہ صرف energy crisis نہیں ہے۔ میں پچھلے بزنس کا ایک لوکل چینل دیکھ رہا تھا تو اس بزنس کے لوکل چینل میں زراعت کے بارے میں پروگرام آ رہا تھا۔ اس میں ، میں نے تین قسم کے کسان identify کئے۔ ایک ان پڑھ کسان، دوسرا پڑھا لکھا کسان اور تیسرا وہ کسان جسے آپ وڈیرا کہتے ہیں اور تینوں ایک ہی بات کر

رہے تھے ۔ وہ یہ بات کر رہے تھے کہ ہمارے پاس بجلی نہیں ہے، ہم لوگ ٹیوب ویل نہیں چلا سکتے تو آپ ہم سے اس دفعہ اچھی فصل expect نہ کریں۔ تو ہمارے energy crisis کی وجہ سے نہ صرف ہمیں بجلی نہیں مل رہی ہے مگر ہمارے کھانے میں، food inflation پر بہت بڑا effect آ سکتا ہے۔ تو جناب، پرابلم بہت severe ہے۔ اب ہم لوگ اس کے solution کی بات کرتے ہیں۔ ایک تو میرے قابل دوست نے بڑا زبردست solution دیا ہے؟ یہ پچاس ہزار روپے میں تقریباً خالی اڑھائی کلوواٹ کی بتائیں، آپ پنکھے تو چھوڑ ہی دیں۔ جناب والا۔ جو سب سے minimum solar cost کے پینل کی لاگت ہے، اس میں صرف بیٹریاں ہی پانچ چھ لاکھ کی ہوتی ہیں جو بیس سال maintenance free ہوتی ہیں۔ تو میرے خیال سے اڑھائی سے پانچ کلوواٹ کا جو پلانٹ ہوتا ہے، پانچ کلوواٹ maximum وہ آپ کو تقریبا سترہ لاکھ میں پڑتا ہے۔ آپ اپنی فگرز کا تھوڑا سا correct کر لیں۔ اگر یہ پچاس ہزار روپے کا ہے تو ہم لوگ on behalf of the opposition leader, آپ سے چار پلانٹ خریدنے کے لیے تیار ہیں اور ان چار پلانٹس کو گاوں میں تقسیم کر دیں گے۔ تو آپ یہ مجھے منگوا کر دے دیں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

دوسری بات ہم لوگ solutions کی کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس solution تین قسم کی آئیں گی۔ یہ hydro, solar and thermal. Thermal کے بارے کیا ہے کہ اب آپ نے prices تو بڑھا دیں۔ اگر قیمتیں

بڑھا دیں تو آپ کے پاس کہنے کا کوئی جواز نہیں ہے کہ بجلی نہیں ہے۔ کیونکہ آپ coal produce کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس تھرمل پاور پلانٹ کم ہیں۔ ایک Thermal Power Plan لگانے سے جو 100 megawatt بجلی بنائے، پانچ ارب روپے کا خرچہ آتا ہے ۔ اب یہ پانچ ارب روپے کا جو خرچہ ہے، حکومت کو چاہیے کہ ایک تو private investorsزمین provide کرے اور بنکوں کو خاص طور پر یہ کہے کہ اس کو زیادہ سے زیادہ promote کرنا ہے اور اس کی جو financial assistances جو ابھی تقریبا 60% ہے، وہ 80% کر دی جائے۔ دوسری بات ہم سولر کی کرتے ہیں۔ سولر میں پاکستان کے اندر بھی کافی کام ہوا ہے جسے ہم لوگوں کو appreciate کرنا چاہیے۔ ایک کام جو آپ کو واضح طور پر نظر آئے گا، وہ PSO ہے۔ ہماری ایک بہت بڑی کمپنی Pakistan's State Oil اگر آپ ان کے Petrol Pumps پر جائیں تو انہوں نے ایک growing green کی ایک campaign شروع کی تھی۔ Growing green کے campaign میں انہوں نے کافی پٹروم پمپوں میں solar panels لگائے ہیں۔ اگر آپ PSO کے Petrol Pumps جائیں گے ۔ کچھ ایسے out let station ہیں جو کہ growing green پر ہیں and they are producing solar electricity which is very effective and I ask the government to coordinate with PSO' officials کہ وہ کس طرح کر رہے ہیں تاکہ ہم لوگوں کو ایک اچھا اور بہتر cost

کو لوگوں دوسروں لوگ ہم اور سکے ملstructure بھی advise کر سکیں۔

دوسری بات ہم پورٹ قاسم کی کرتے ہیں۔ پورٹ قاسم میںto the best of my knowledge کسی energy alternative solution provider کو contact کیا تھا اس پراجیکٹ میں انہوں نے street lights کو سولر پر لانا تھا تو وہ بھی ایک گورنمنٹ آرگنائزیشن کی طرف سے بہت بڑا initiatives ہے جسے ہم لوگوں کو appreciate کرنا چاہیے۔

تیسری بات hydro کی ہے۔ اب ہائیڈرومیں غازی بھروتھا پراجیکٹ ، یہ سب running river projects یہ سارے appreciable ہیں مگر ایک چیز جو ہم لوگ ہائیڈرو میں بھولتے ہیں، وہ یہ ہے کہ نہ صرف یہ نیچرل پانی سے بن سکتا ہے مگر یہ unnatural سے بھی بن سکتا ہے۔آپ ہائیڈرو ٹربائن جو ہیں، وہ sewerage water پر بھی لگا سکتے ہیں۔ اب کراچی کی اس لیے precise بات کروں گا کیونکہ میں ابھی کراچی سے ہی آ رہا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ infrastructure پر، وہ قابل تعریف ہے۔ جتنا خرچہ Infrastructure totally بدل کر رکھ دیا ہے کہ آج جب میں اسلام آباد میں آ رہا ہوں اورکراچی میں آ رہا ہوں تو مجھے infrastructure کا زیادہ پرابلم نہیں ہو رہا ہے جو پہلے gape نظر آتا تھا۔ تو infrastructure جب بنایا گیا تو آپ جب sewerage and water کی نئی پائپ لائن ڈال رہے تھے ، اس کے اندر آپ کو چاہیے کہ ایک ہائیڈرو پلانٹ لگا لیتے جس سے کم از کم آپ اپنی سٹریٹ لائٹس ان کو

آپ turn on کرتے۔ صحیح ہے جی، so, this is still doable. جہاں پر آپ اپنا improve infrastructure کر رہے ہیں، میری Planning and Development Ministry سے گزارش ہوگی کہ وہاں پر اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں۔ Hydro electricity can be created through sewerage water کیونکہ وہ بھی run کر رہا ہے - اس سے اگر آپ شہر کی سٹریٹ لائٹس کو پورا کر لیں گے تو میرے خیال میں بہت بڑی بات ہوگی۔

چوتھی بات نوکلیئر کی ہے۔ نوکلیئر میں ایک issue شاید یہ آتا ہے کہ اس میں کچھ politics بھی ہے۔ مگر I will not go into the detail. میں چاہوں گا کہ اس میں بھی ٴذرا فوکس کیا جائے۔

ایک آخری بات ہے جس پر میں conclude کرنا چاہتا ہوں ، ہمارے ملک کی انتہا سے زیادہ بدقسمتی ہے کہ we are one of the five largest coal reserve country in the world and perhaps we on the third جہاں تک statistics کا تعلق ہے۔ اب اس میں سارا کا سارا کوئلہ تو خراب نہیں ہوگا۔ کچھ تو ہیرا بھی نکلے گا۔ اگر ہماری اس سے پچاس کی انرجی meet کر جاتی ہے، اس سے ہم اپنی اکانومی کو بحران سے نکال سکتے ہیں۔ اب یہ ہے کہ وہ کیوں نہیں کیا جا رہا ہے۔ وہ اس لیے نہیں کیا جا رہا ہے کہ ہمارے ہاں جتنا کوئلہ امپورٹ کیا جا رہا ہے جو billion of dollars کہ میں ہے، اس میں بہت ساری سیاست involved ہے ، بہت سارے bureaucrats

ہیں، بہت سارے technocrats involved ہیں، بہت سارے سیاست دان ملوث ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ سیاست ختم کرنا پڑے گی۔ یہ مفادی سیاست ختم کرنا پڑے گی تاکہ ہم لوگ اپنے کوئلہ کے ذخائر کو بڑھا سکیں اس سے ہم لوگ اپنی industry کو boost کر سکیں گے اور انڈسٹری کے علاوہ اکنامکس crises سے بھی باہر آئیں گے اور باقی معاملات سے بھی باہر آئیں گے۔ بہت بہت شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ شمس طور صاحب۔

Mr. Shamas-ur-Rehman Toor: Thank you Madam Speaker for giving me the opportunity to speak. I would like to draw the attention of the House towards this very important issue regarding energy. We have been talking about the green energy these days and one of the important issue is to be considered is solid waste management and than producing green energy, electricity and other forms of energy from this solid waste. Sanitation industry in Pakistan, we know how clean our country is? And it's a big problem that how we can actually collect the waste from different places, dump it at a place and manage the solid waste which is produced by household, by industry and by other stakeholders. Now the issue is that how we can manage the sold waste? There are few methodologies; one is recycling, e.g. if we have a lot of paper, how we can recycle the paper to re-use it. Second, how we can use the

solid waste which is produced by household and industry for the agriculture purposes. The other aspect is, we can simply take this solid waste and fill it in the land so, that we can get rid of it. But the other is that we can actually use this solid waste to produce energy. Now, this last aspect is actually being used by a number of countries. I know that there are number of plants working in Singapore, in Australia which used solid waste. In Singapore, there is a culture of food courts. So they collect a lot of solid waste from all food courts from all over the country. They dump it at one place. They have a plant in which they process solid waste and through this they actually produced a lot of energy which is you know, sufficient for a big locality and big neighborhood, why can’t we do it. For this purpose, in a number of countries they have introduced public private partnerships. So, they invite investors, they encourage them to give a proposal and establish a plant for solid waste management as well as certain procedures and mechanisms to produce energy from this solid waste. Now, what they do? They help you to collect waste from different localities and neighborhood. So, this problem is solved. They produced energy from this. So you are actually having dual benefit from simply collecting the solid waste from localities and producing

energy from that solid waste. I would like to propose that the government of Pakistan can probably call upon a conference on energy crisis which is prevailing in the country over last few years and this conference can actually have two different aspects. One the proposals can be called upon to propose long term and short term solutions on energy while we are talking about those solutions but I supposed there are technocrats who can talk better on those issues. So those technically sound people should be invited from all over the world to speak upon what could be the long term as well as short term solutions to overcome those energy crises. Second, I think I talked about the public private partnership. So, I suppose that an investor conference can also be called upon and the proposals could be invited for those people who are interested to invest in those solid waste management plants and probably those solar panels and other forms of producing energy as well. I would like to urge the government to think upon this idea and take this forward.

(Desk thumping)

Madam Deputy Speaker: I would like the Minister for Finance, Planning Affairs and Economics to conclude this motion.

Minister for Finance: It was a very good discussion and we came up with lot of

solutions. I think, we agree on most of the things, we have discussed.

اپوزیشن لیڈر نے inflation بات کی تھی تو میں صرف ایک چیز discuss کرنا چاہتی ہوں کہ inflation اس وقت ایک global phenomena ہے۔ پوری دنیا میں inflation rise پر ہے کیونکہ credit crisis ہے۔ Dollar crisis ہے، energy crisis ہے۔ یہ ساری چیزیں inter-related ہیں۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جتنی بھی یہاں پر ہمیں suggestions ہیں، ان کو ہم further polish and refine کرنے کے لیے تجویز پیش کرتی ہوں کہ اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو refer کیا جائے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

Madam Deputy Speaker: Honorable members, we are honoured that Mr. Javed Jabbar has graciously accepted our request to speak to us all here at the youth parliament now suspending the rules I would like to invite Mr. Javed Jabbar former Senator and Federal Minister for Information and Media Development to share his view with us.

Mr. Javid Jabbar: Bismilah-ir-Rahman-ir-Haheem, Madam Speaker, I am honored by your very gracious suspension of the rules. I am glad that you have not suspended the Constitution of Pakistan but which is done…

(Desk thumping)

Which we are quite accustomed to suspending the Constitution but you have been very kind in affording me the honour and privilege and pleasure of being with you and I greatly appreciate the presence of my dear distinguished colleague from the parliament of 1985, Mr. Wazir Jogezai who served with great distinction as Deputy Speaker of the National Assembly when I was serving in the Senate from 1985 to 1991. I thank PILDAT and Ms. Asia Riaz in particular for arresting me in the lobby of this hotel and obliging me to be part of the proceedings of the Youth Parliament. I had heard that it was in session but this is first time, I am interacting with you on a formal basis. I have listened several of speakers today, initially in the resolution regarding the terrible tragedy last evening in Islamabad and now your observations on the energy sector and I found great deal of intelligence and thoughtfulness in all the speeches whether they were quoting statistics or making constructive proposals or the missing Finance Minister who conveniently referred everything to the Standing Committee and I don’t see anyone standing here except myself. Where is the Standing Committee? Is there a Standing Committee? why is it sitting just know, why doesn’t it stand. What is the Standing Committee made up of, both opposition and

government. I hope, no, no, I didn't mean it seriously.

(Laughter)

But that's good. I am glad to here and the honorable Prime Minister you have such a decent, gentlemanly Prime Minister, congratulations on this and the leader of the opposition? Is that gentleman the leader of opposition?

(Desk thumping)

Mashallah, and I love the courtesy and decorum with which your proceedings have been conducted by this very gentle but very firm speaker. There was a gentleman struggling to raise a point of clarification but she kept putting him down and only then, of course when she asked for a point of order which is very correct because in parliament, as you know the technical term has to be point of order. There is no such thing to the best of my knowledge as a point of clarification but the gentlemen was very shvildres and polite. So, it is a very invigorating to see the generation of Pakistan which is going to be responsible for the 21st century showing its capacity

لیکن ایک بات پر میں افسردہ ہوں کہ جیسے میں ہمیشہ نوٹس کرتا ہوں کہ ایسے اہم موضوع پر ایسے اہم ادارے میں خواتین کی تعداد کم ہے اور مجھے PILDAT کی جانب سے یہ بتایا گیا کہ اس سال سانحہ یہ ہے کہ کچھ کم مقدار میں لوگوں نے Youth

تو کیا apply میں حصہ لینے کے لیے Parliament
یہ ایک دگنا افسوس ہوتا ہے کیونکہ ویسے بھی آپ کو
شاید علم ہوکہ پاکستان میں خواتین کی تعداد پچاس
فیصد نہیں ہے۔ ہم زبانی طور پر کہتے تو ہیں کہ
خواتین ملک کی آدھی آبادی ہیں۔ بعض لوگ تو کہتے
ہیں کہ آدھی سے زیادہ آبادی خواتین کی ہے لیکن
سانحہ یہ ہے کہ ہمارے وزیر اعظم ، ایک نہیں بلکہ
دو وزرا اعظم کو میں نے خود یہ کہتے ہوئے سنا ہے
کہ ملک کی 55% آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ جو کہ
حقیقت سے بہت دور ہے۔ آپ اگر ہمارا last census
دیکھیں تو آپ کو پتا چلے گا کہ ہمارے ملک میں
بجائے پچاس اور پچپن فیصد کے women constitute
only 45% of the population because we are one of the few countries in the world, with India even with China where the ratio of men to women is adverse in favor of men and there is a great reason for this sets of reasons; the discrimination against girl children from the beginning, the bias against a female child, there is lack of human rights, there is lack of fundamental legal rights, there is lack of access to health care. There are several reasons but the fact is that in the whole world at large the ratio of women to men is 106 women to a 100 men. In Pakistan, it is 94 women to a 100 men and this is not just a statistic یہ
کوئی اعداد وشمار نہیں ہے۔ اس کے پس پردہ اس بہت
ہی بنیادی نا انصافی ، جبراور ظلم موجود ہے

کیونکہ دانستہ طور پر خواتین کو زندگی کے حقوق سے محروم کیا جاتا ہے۔ تو یہ ایک سانحہ ہے ۔ تو یہ پارلیمنٹ میں بہت ضروری ہے کہ اس طرح کے مخصوص اداروں میں اس disparity کو redress کیا جائے اور ہمیں داد دینی چاہیے صدر مشرف کو، ان میں اور بہت بری چیزیں تھیں ، لیکن مجھے شرف حاصل تھا کہ اس پہلے سال میں جب میں نے ان کے ساتھ کابینہ میں خدمت کی تو ہم نے ایک ہی بنیادی فیصلہ کیا ، اور اس پر عمل بھی ہوا کہ لوکل باڈی میں ۳۳فیصد نشتین خواتین کے لیے مختص کی جائیں اورآپ جیسے ایوان میں 17 فیصد جو کہ پاکستان کو ایک بہت ہی پسماندہ ملک کے درجے سے اٹھا کر دنیا کے top 25 countries میں place کرتا ہے۔ You know that in human development term, یعنی کہ انسانی ترقی کے معیار کے مطابق United Nations کے 192,194 member states میں سے we rank at 125 in term of human لیں optimistically اگر وہ آپ development. جب کہ آبادی کے اعتبار سے کبھی ہمیں چھٹا یا ساتواں درجہ دیا جاتا ہے۔ آبادی کی اتنی دولت لیکن اس کا استعمال، اس کی تربیت اور اس کی ترقی کے اعتبار سے down there تو already اگر ہم وہاں پہنچے ہوئے ہوں تو کتنا ضروری ہے کہ ہر ممکن فورم پر، ہر ممکن کوشش کے ساتھ خواتین کو بااختیار بنانا اور ان کے بنیادی حقوق انہیں دینا، ایک لازم حصہ ہوتا ہے and I hope the Youth Parliament addresses the condition of women, not just by saying that کہ اسلام میں عورت کا بہت

yes, it is given. We know that. بڑا درجہ ہے۔ What we have to do is implemented it in actual practice all the time, not if we are doing women a favor but ensuring basic fundamental as we begin this لیکن change in society consideration کل رات کے حادثے کو یاد کئے بغیر ناگزیز ہے آپ نے اس پر بہت خوبی کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ مذمت کی ہے لیکن ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ چہاں رنج میں شامل ہونے کے ساتھ اور تحقیق کے مطالبہ کرنے کے ساتھ I am struck by when I listen to observations or read the press or watch television how important it is to use parliament is all about کیونکہ words correctly language, communication. I mean some people can contribute by not speaking also, they can be very honest representatives of their constituencies and they make sure that Prime Minister, the Ministers Parliamentary Secretaries do the work for their constituencies کچھ ایسے پارلیمانی ممبر ہیں جو واقعی barely ایک تقریر بھی نہیں کرتے لیکن بار بار منتخب ہوتے ہیں۔ یہ ایک عجیب معجزہ ہے اور شاید اس لیے کہ ان کے جو ووٹرز ہیں، وہ کہتے ہیں کہ یہ بندہ ہمارا کام کر دیتا ہے۔ بے شک تقریر نہ کرے، وہ بھی ایک قسم کا پارلیمنٹرین ہوتا ہے۔ اس کے کئی factorsہوتے ہیں لیکن زبان استعم ال کرنا ، آواز اٹھانا، بولنا، یہ تو پارلیمنٹ کا ایک بنیادی فرض ہے، مناسبت کے ساتھ، صرف لفاظی کی

I am struck by how words can لیکن ہیں خاطر misrepresent reality. We have begun to use the word militant for example اور militant تو ہے انگریز ی کا لفظ لیکن یہ اب اردو کا بیی حصہ بن چکا ہے۔ In my humble opinion we are elevating what is pure savagery and barbarism to a new level called militancy. Militancy تو میری ناچیز رائے میں ایک بہت ہی مقدس ، مضبط درجہ ہوتا ہے۔ Militancy کا مطلب کہ آپ غیر تشدد بنیاد پر بھی اپنے مقصد کو آگے بڑھانا چاہتے ہیں۔ سڑک پر جا کر آپ احتجاج کرنا چاہتے ہیں۔ آپ آواز اٹھانا چاہتے ہیں۔ You are being militant but to call these rascals, these riches who do not deserve to be called human beings, to call them militants is to degrade and devalue the nobility of political struggle. They should be called barbarians. They should be called savages. They should be called terrorists. اب اس terrorist کے لفظ کو بھی ایسا بدترین انداز میں امریکہ نے استعمال کیا ہے کہ لوگ اسی سے ذرا گریز کرتے ہیں کہ دہشت گرد ایک بڑا آسان label ہے but this is nothing but barbarism, savagery and that is what it deserves to be called. So when words are used, they should be used thoughtfully and correctly اسی طرح لفظ میں سنتا ہوں کہ politics کہ اس میں سیاست نہ لائیں۔ ہیں۔ سیاست ، سیاست عوام کی خدمت کا سب سے بلند ترین طریقہ ہے۔

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے سب سے نیک سیاست دان تھے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

اور ہم نے سیاست اور سیاست کے لفظ کو ایک ایسا منفی پہلو دے دیا ہے کہ اگر کسی شخص کو برا کہنا ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو سیاست کر رہا ہے۔ ارے بابا، سیاست نہیں کر رہا ہے بلکہ جانب داری کر رہا ہے۔ اب سیاست اور جانب داری میں بہت گہرا فرق ہے کہ محض اپنی جانب کے فائدے کے لیے آپ ایک نکتہ اختیار کررہے ہیں۔ جب کہ سیاست تو اتنا ایک وسیع تصور ہے اور بہت افسوس ہے کہ چاہے صدر مملکت ہو ، چاہے حزب اختلاف ہو، میں اس پارلیمنٹ کی بات نہیں کر رہا ، صرف generallyاور میڈیا میں بھی even at the level of scholars, we have begun to degrade the use of the word politics, politics is the highest form of public service. Quid-e-Azam was a great politician and to reduce politics to this please try to give every dog its correct name. So, the use of word is very necessary but even as we remember the tragedy of yesterday and we condemn it and we grief for what has happened, the inner sense that were shattered. I am struck by the fact that we live in a country where everyday hundreds, thousands of women and children and poor people, men die from easily preventable causes. Everyday, that is the terror of injustice, the terror of being deprived of your basic right to prevention, inoculation against polio, against cholera

against typhoid whatever, we have one of the highest maternal mortality rates in South Asia

باوجود اس کے کہ infrastructure کے اعتبار سے ، اوہو ہو، nuclear power کے اعتبار سے سارا دن اپنے آپ تھپکی دیتے رہتے ہیں کہ ہم دنیا کے پہلے مسلمان ملک ہیں جس کو ایٹمی طاقت مل گئی۔ بہت بڑی بات ہے، ایٹمی طاقت مل گئی لیکن اپنے بچوں کو نہیں بچا سکتے، اپنی خواتین کو maternal mortality سے نہیں بچا سکتے۔

Majority of births in our country are not attended by trained birth attendants. اکیلی عورت پستی ہے یا ایک جاہل یا semi جاہل assistant سے جو village میں ہو، جو اس کو assist کرے in birth the most sacred part of the life. So, in my humble opinion, terrorism the concept of terrorism has to be expanded beyond the killing that these bastards do with their bombs and their explosives. Terror of injustice, terror of disparity is also a great crime that has to be fought in this country and therefore when we see today and I will take only 10 minutes more and I then submit myself to your questions; is a convergence of many factors ہمیں ہر چیز کو 9/11 کے بعد دیکھنے کی عادت ہو گئی ہے کہ اس سے پہلے خودکش حملے نہیں ہوتے تھے۔ سب چیز کی جڑ 9/11 ہے۔ سب چیز کی جڑ امریکہ ہے۔ سب چیزوں کی جڑ ہم ہی ہیں شاید لیکن really this is the result of many years of evolution خاص طور پر دوسری جنگ

عظیم کے بعد جو نیا بین الاقوامی نظام دنیا کے
سامنے آیا، اس میں موجود کئی حصہ دار ہیں جو آج
historical factors, ہیں رہے ہو converge آ کر
geopolitical factors, when the two powers
decided to make a bipolar kind of balance and
that balance was maintained for about 40 years
دور نیا ایک پھر and then collapsed in 1990
شروع ہوا، گزشتہ دس ، پندرہ سالوں سے کوشش کی جا
but it has کرے dominate رہی تھی کہ ایک پاور
روس وہ چاہے been proven to be a flout thesis
کا وہ چیلنج ہو، چاہے چائنا کا emergence ہوچاہے،
no one is ہوں ہوں یورپین یونین کی کمزور کوششیں
willing to accept the dominance of one country
نہ equivalent بے شک اس کی ملٹری پاور کا کوئی
but we are living through a period of ہو
ہے phase اور یہ اس کا ایک tremendous ferment
and it is also a phase of our own country's
ہمارا ملک دنیا کا انوکھا ترین ملک ہے evolution.
میں، جس کے بارے میں a unique nation state
کسی اور دن اپنے غیر قیمتی خیالات کو مسلط کروں
اور but I do not want to go into that گا
کوئی تعجب نہیں کہ 1971 میں جو ہمارا تجربہ تھا،
خواہش تھی کہ ایک نئی ریاست جو صرف مذہب کی بنیاد
پر بنائی جائے گی، دنیا کا صرف ایک اور ملک ہے
جو اس طرح کا شرف حاصل کر چکا ہے، وہ آپ جانتے
for ہیں، وہ ہے اسرائیل ۔ اسرائیل کامیاب رہا
جب تو رہے ناکام ہم لیکن various other reasons,

وہ بنیاد ہی ختم ہو گئی اور ہم نے اپنے fellow Muslims کو ان کے حقوق سے محروم کیا ، ان کی نہ زبان مانی، نہ لسانیت مانی اور ہندوستان کو دعوت دی کہ آئیے آپ بھی ہمارے ملک میں شرارت کیجیئے تو ہمیں ایک نیا پاکستان تشکیل دینا پڑا۔ پاکستان کا مطلب کیا ہے۔ جب اکثریت آپ کو چھوڑ کر چلی جائے، East Pakistan was the majority. They rejected our way of constructing Pakistan. So, now we have to find a new way to define Pakistan. What is Pakistan? And the concept of *Pakistaniat* has to be the alternative جس میں مذہب کا ضرور ایک رول رہے گا کیونکہ 97% of us are Muslims but وہ جو تین فیصد ہے، ان کا بھی اتنا ہی اہم رول ہونا چاہیئے according to the founder of this country according to the Islam because اس sense میں اسلام میری ناچیز رائے میں اتنا ہی سیکولر ہے جتنا کہ ہم دوسروں کو الزام کے طور پر سیکولر کہتے ہیں اور لفظ سیکولر کو پاکستان میں اتنا بری طرح represent کیا گیا ہے ۔ اردو پریس نے تو اسے بدترین انداز میں distort کیا ہے۔ اگر ہم اردو اور الفاظ کی اہمیت کو سمجھیں۔ سیکولر کا مطلب لادینیت نہیں ، سیکولر کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے مذہب کو کسی اور پر مسلط کرتے ہوئے زندگی نہ گزارو۔ ہر مذہب اور ہر دین کا احترام کرو۔ اور ایک ایسی ریاست بناو جس میں سب یکساں ہوں full stop علامہ اقبال نے 1919 میں in his lecture, called reconstruction

of religious thought in Islam. The man who we called poet, philosopher of Pakistan, what did he say, he said "all that is secular, is deeply ہر چیز جو sacred at the roots of its being" سیکولر ہے، اس کی جڑ جڑ spiritually sacred وہ ہے، تک۔ یہ علامہ اقبال کا تصور تھا لیکن ہم نے آ کر what, we are now witnessing, مذہب کو ایسا بگاڑا is the all the chickens coming home to roost جسے کہتے ہیں۔ ہم جیسے پڑھے لکھے یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو reasonable سمجھتے ہیں، ہم نے کو جس نے minority کیا ہے اس passively accept اسلام پر ایک اجارہ داری قائم کرکے دوسروں کی interpretation ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ جی and it is ہوگا آپ پر حاوی interpretation ہماری therefore, a great failure, I think of the educated class in our country.

Last two points, I want to make is that irruption اس وقت جو فاٹا میں ہو رہا ہے obviously, it is not basically religious. It is of course, justified reaction to that terrible use of bombing after 9/11. How can you come and bomb a country and then ask us to bomb them and not expect this sense of rage but at the root of it, is deliberate economic discrimination ہی FATA is a creation of British. As a special zone, they wanted to keep it that way as a buffer between Russia and South Asia. And in every respect, in infrastructure, in development, in roads, in education, in health

care, in employment opportunities, in industries for 60 years بلکہ over a hundred years, they have deliberately been kept in that

تاکہ سمگلنگ کرکے وہاں گاڑیاں لے جائیں۔ وہاں سے نکلیں desperation میں jobs ڈھونڈیں So, we have to redress this historic, economic developmental injustice. My last point is, it has to do with you because it is about parliament; democracy is not about holding elections and meeting in parliament only

ابھی گزشتہ دنوں ہمارے نئے صدر نے، میں بطور صدر انہیں wish کرتا ہوں ، وہ کامیاب ہوں، I hope, he succeeds and his party succeeds, I used to belong to that party, I resigned from it when Benazir was in the second tenure, I have served in her first cabinet. I did not accept the wrong things that they did, the corruption that was going on. I challenged her in the Supreme Court. I wish them well even then but I hear the phrase that democracy is the best form of revenge and now the democratic transition is complete. It is not complete. Democracy is never complete. Democracy is a process of constant evolution. The day we say

کہ اب تو democracy ہے اورپارلیمنٹ ہے اور اب کیا فکر ہے۔ That is low last thing we should do. One of the world’s oldest parliamentary democracy is Britain, is continuously improving its democracy. Only two years ago Scotland has

decided that it wants a new kind of relationship with London. Scotland میں تو بات ہو رہی ہے even secession کی تو ایک ایسے ملک میں جہاں آٹھ سو سال سے democracy ہے وہاں وہ اپنے صوبائی مطالبات پورے نہیں کر سکے اور ہم کون سے تیس مار خان ہیں کہ ابھی ابھی صرف 61 سال ہوئے ہیں اور ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمارے ہاں democracy آگئی ہے۔ جشن منا رہے ہیں۔ جناب والا، democracy کو تو we have to constantly improve. So many measures have to be taken;

No. 1, voter turnout; Should we have compulsory voting? Should we not follow the example of Australia, Belgium, Singapore where there is compulsory voting, if you don’t vote, you pay a fine of 50$ or you get your national identity card cancelled. So, everyone votes. Do we have compulsory voting? Your half of population doesn’t vote. That’s just one; There are so many other ways to constantly refine and improve democracy but there is a whole agenda of change waiting for you and change will not begin with President Zardari or Yusuf Raza Gillani or Shahbaz Sharif. It has to begun with each of you and with me what we do in our lives, how do we make a difference to the people around us, our friends, our family, our neighborhood, our community, our ***gali***. Do we make a difference there? That is the question that will answer what difference democracy will

make to the destiny of Pakistan. How do we define Pakistaniat? Religion, yes, territory, yes, What about migrants like myself, my family which chose to be a Pakistani, which gave up living somewhere and said we want to be Pakistani. So, just because I don’t speak Baloch or I don’t speak Pakhtoon, doesn’t mean, I don’t have territory. I have the territory of the sole.

سو پاکستانیت کو ایک نئی شناخت دینے میں،
Modernism, what is modernism ? کرنے میں define
کارل مارکس Is that the right thing to pursue.
modernity is actually a نے ایک دفعہ کہا تھا
contradiction of progress. Imagine a man like
جس کو ہم کیمونسٹ کہہ کر Carl Marks saying this.
He is one of the کے اسے تو پڑھتے ہی نہیں ہیں۔
اور میری آپ most thoughtful thinkers in history
we live in the age of the سے آخری گزارش یہ ہوگی
at the press of a ہے available ہر چیز internet
let me request you to spend at لیکن button
least one hour everyday, reading a good book or
یعنی کسی reading at least two good books a day
کے پندرہ صفحے پڑھ لو، کسی کے دس صفحے پڑھ لو،
contemporary کسی اچھے لٹریچر کو چن لو اور کچھ
history because books alone bring together
جو knowledge and analysis in a reflective way
ٹی وی پر بیٹھ کر ہم جیسے غافلوں کو بلا کر ہماری
باتیں سن کر اپنے آپ کو خوش فہمی میں ڈالتے ہیں
we are very well informed. Don’t go by that کہ

because knowledge is so large and explosive. Do try to read books. Someone is trying, is best not to yawn بالکل صحیح وقت ہے مجھے اپنی بات ختم کرنے کا۔ جمائی کا اصل مطلب یہ ہوتا ہے کہ actually, body is relaxing اور جمائی کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ سپیکر کو اور آدھا گھنٹہ بولنا چاہیے۔

(قہقہے)

لیکن ایک بہت ہی اچھی سپیکر صاحبہ کے احترام اورآپ کے احترام میں، میں اپنا منہ بند کرتا ہوں اور آپ کے قیمتی سوالات اور خیالات کو سننے کے لیے تیار ہوں۔

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب نیاز محمد: میں ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل جو tragedy پیش آئی ہے اس سلسلے میں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جس طرح لارنس آف عریبہ نے خلافت عثمانہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے، وہ خلافت عثمانہ میں ایک سازش لے کر گھس گئے تھے۔ تو کیا آپ نہیں سجھتے کہ لارنس آف پاکستان کی شکل میں ایک شخص ہم میں گھس آیا ہے۔ تو ہماری یہ سیکورٹی ایجنسیاں اس لارنس آف پاکستان کو کیوں identify نہیں کرنا چاہتیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ جو کچھ دنیا میں ہو جاتا ہے، اس کی ذمہ داری القاعدہ پر ڈالی جاتی ہے۔ دنیا میں ایک نیا point of view سامنے آیا ہے کہ القاعدہ نام کی کوئی تنظیم دنیا میں موجود نہیں ہے۔ یہ امریکہ کی تخلیق کردہ ایک ہوائی تنظیم ہے جس کے ذریعے وہ مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ

کرنا چاہتے ہے۔ کیا آپ اس خیال سے اتفاق کرتے ہیں؟

جناب جاوید جبار: شکریہ۔ کیونکہ آپ نے ایک دلچسپ شخص کا حوالہ دیا ہے۔ لارنس کا، تو ایک قدم اور آگے جا کر اس کا نام بھی لے لیں جس کو آپ لارنس سمجھتے ہوں یا لارنسیہ لیکن ایسی باتوں سے ہمیں گریز کرنا چاہیے۔ دیکھیے ، مجھے اس طرح کی thinking میں ایک اعتراض ہے۔ اختلاف کہہ لیں، اعتراض نہیں، آپ کو اپنے خیالات کے اظہار کا پورا حق ہے کہ جس وقت ہم نے یہ تسلیم کر لیا کہ جو ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، وہ ایک سازش کا نتیجہ ہے۔ ہم اپنی ذمہ داری سے اپنے آپ کو بالکل دور کر لیتے ہیں اور یہ ایک unfortunately ہمارے ملک میں ایک عادت بن گئی ہے۔ سیاستدانوں کی تو ہیں ہی بری عادتیں لیکن سماج میں بھی یا تو قسمت کو blame کر دیا جاتا ہے، کہ جی بدقسمتی سے۔۔۔ what you mean بدقسمتی سے۔۔ what is قسمت۔۔ یہ کوئی بنا بنایا فارمولا ہے جو اللہ میاں اوپر بیٹھ کر لکھ رہے ہیں، جس کا نام قسمت ہے اور وہ اوپر سے ہر دو مہینے کے بعد ڈالتے جا رہے ہیں کہ یہ قسمت ہے۔ ارے، کوئی چیز بد بدقسمت نہیں ہوتی ہے۔ everything is in our power. We decide what will happen to us. سو گزارش یہ ہے کہ کوئی لارنس اگر مداخلت کرتا ہے تو ہم اسے مداخلت کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ اور مشرقی پاکستان کا سانحہ بہتریں مثال ہے۔ پاکستان بننے کے فورا بعد ہم نے جو غلطیاں شروع کیں اور بڑے ادب کے ساتی Mr.

Muhammad Ali Jinnah نے خود غلطی۔ ہم قائد اعظم کے بارے میں تو نہیں چاہتے کہ کوئی ایسی بات کریں کیونکہ ایسا کہنا برا لگ جائے گا۔ بھائی ، وہ بھی ایک انسان تھے۔ انہوں نے بہت اچھے کام کئے۔ زبردست کام کئے، لیکن غلطی بھی کی، وہ یہ کہ مشرقی پاکستان جا کر کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کی ایک ہی زبان ہوگی اور وہ اردو ہوگی۔ ارے، آپ یہ کیسے کہہ رہے ہیں کہ سارے پاکستان کی ایک ہی زبان اردو ہوگی۔ بھائی، وہ بنگالی میں یقین رکھتے ہیں، انہیں بنگالی سے عشق ہے۔ یہ ان کی شناخت کا حصہ ہے۔ تو نیک نیتی کے ساتھ جناح صاحب نےبھی ایک غلط فیصلہ کیا ۔ اس کی وجہ سے جو پھر تعصب کے جراثیم پھیلنے لگے، علیحدگی کے، alienation کے تو پھر discrimination finally کے conceptکی وجہ سے پاکستان ٹوٹا۔ اس لیے اگر آج ہم سمجھتے ہیں کہ کوئی لارنس پاکستان میں ٹہل رہا ہے تو ہم نے اس کے لیے دروازہ کھولا ہے اور وہ ہماری ذمہ داری ہوگی کہ ہم پہلے اپنے آپ کو درست کریں۔ میں نہیں مانتا کہ صرف القاعدہ ایک محض ایک تصوراتی سازش ہے۔ ضرور اس کو magnify کیا گیا ہے، اس کو شاید بہت غلط انداز میں پیش کیا گیا ہو لیکن اس کے جراثیم موجود ہیں ۔ ہمارے ہاں کچھ ایسے افراد مسلمان دنیا میں موجود ہیں اور غیر مسلم دنیا میں بربریت پر یقین رکھنے والے لوگ موجود ہیں جو سمجھتے ہیں کہ اسلام کے بارے میں ان کی interpretation صحیح ہے اور میں اس سے اختلاف رکھتا ہوں۔

جناب ضمیر احمد ملک: جناب والا۔

Madam Deputy Speaker: Zamir Sahib, we will give a chance to everybody. Please raise your hand before you speak.

جناب ضمیر احمد ملک: جناب والا! آپ نے صحیح بتایا ہے کہ ہمیں دو بار شناخت کی ضرورت پڑی ہے۔ ایک بار 1947 میں اور دوسری بار 1971 میں لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ہم آج بھی ایک قوم کی بات کرتے ہیں۔ دو قومی نظریے پر پاکستان وجود میں آیا تھا۔ اگر ایک قوم جو مسلمان ہونے کی بنا پر وجود میں آئی ہو اور وہ پھر ٹوٹ جائے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آج دو قومی نظریہ ختم ہو چکا ہے اور پاکستان کا دو قومی نظریہ کی بنیاد پر بننا یقینا غلط تھا۔ اور پھر میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ قائد اعظم اور باقی لیڈروں کی غلطی نہیں تھی کہ بنگال جس کا یہاں سے ایک ہزار میل کا فاصلہ تھا، وہاں کوئی پیدل سفر نہیں تھا ، اسے ہم نے اپنے ساتھ شامل کیا بجائے اس کہ ہم اسے ایک آزاد مسلم مملکت بنا دیتے ۔ اس کے علاوہ میں یہ بہی پوچھنا چاہوں گا کہ آج ہم مسلمان، مسلمان کی رٹ لگائے ہوئے ہیں ، یہ کیسا قانون ہے کہ ہم مغل دور میں سنٹرل ایشیا سے اٹھیں اور ہندوستان کو آ کر فتح کر لیں ، یہ تو ٹھیک تھا ، اس طرح سے ہم ایک جگہ سے گئے اور دوسرے continent کو فتح کر لیا، یہ ٹھیک تھا لیکن آج اگر ہم پر non-Muslims آ کر ہم پر attack کر رہے

ہیں تو وہ غلط ہے تو یہ ہم مسلمانوں کا کیسا دستور ہے؟

(ڈیسک بجائے گئے)

جناب جاوید جبار۔ یہ last point بہت ہی original point ہے very interesting thought. On the first point کہ کیا two nation theory ٹوٹ گئی 1971 میں یا کچھ حد تک بہت بڑا صدمہ لگا does that negate Pakistan? میرے دوست میں عرض یہ کرنا چاہوں گا کہ جب ہمارے ملک جیسا انوکھا ملک پیدا ہوتا ہے تو یہ ناگزیر ہوگا کہ ملک کی تاریخ کے دوران ہی ہم اپنے آپ کو redefine کریں۔ بعض ممالک بڑے قدیم ممالک جو شروع ہوئیں monarchies کے طور پر heriditary monarchies یا collective monarchies like in Malaysia لیکن جیسے evolve ہورہے ہیں اور نئے تجربے کو دیکھ رہے ہیں، دنیا کو دیکھ رہے ہیں وہ اپنے آپ کو تبدیل کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں انہوں نے سوچا کہ ہم بادشاہ کو رکھیں گے لیکن ہم parliamentary democracy بن جائیں گے۔ بعض جگہوں پر سوچا گیا کہ نہیں کہ ہم king کو reject کریں گے جیسے امریکہ میں they rejected the king and they said the people will be the rulers. تو ہر ملک کو یہ آزادی ہے اور ہمیں اس پر مایوس نہیں ہونا چاہیے کہ we are required to reinterpret the concept of Pakistan because we are a unique country. The two wings bit Pakistan کے انوکھی ہونے کا ایک اور اظہار تھا کہ کوئی ایسا ملک نہیں بنایا گیا تھا دنیا کی تاریخ میں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ that Mr. Jinnah was apposed to the partition of Bengal and Punjab originally. May 1947 میں بھی انہوں نے ایک بہت دردمندانہ خط Atli کو کہ یہ بہت تاریخی غلطی ہوگی کیونکہ in both Punjab and Bengal there were Muslim majorities and he did not want partition and the bloodshed that was going to come, but partition took place اور ان خاص حالات میں he said we either take a moth-eaten Pakistan or there is no Pakistan. So, it was a difficult choice but it had to be the only choice that he could make and others could make. Last point answers itself but اس میں ایک بڑا فرق شاید یہ ہے کہ انسان کی تاریخ کے مختلف مراحل ہوتے ہیں اب وہ مراحل نہیں ہے جہاں پر دوسروں کو اجازت دی جائے کہ آکر ہمارے علاقے پر حملہ کریں اور ہم پر قبضہ کریں وہ تاریخ کا ایک حصہ تھا لیکن یہ تاریخ ایک اور تاریخ ہے شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ اللہ دتہ صاحب بیٹھ جائیے۔ we take one question form the Green Party at the back.

جناب محسن سعید۔ جناب! میں محسن سعید راولپنڈی سے۔ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ دنیا کے اندر جمہوریت ہی ایک ایسا سسٹم ہے جو نظام حکومت کو بہترین طریقے سے چلا سکتا ہے جبکہ دنیا میں ہمارا اسلامی نظام خلافت ہے اور جیسے عرب ممالک کے اندر بادشاہت ہے ان کا

سسٹم بھی بڑے اچھے طریقے سے اور smooth طریقے سے چل رہا ہے تو اگر آپ ان تین systems کا comparison کر دیں تو آپ کیا سمجھتے ہیں کہ کیا ہونا چاہیے۔ شکریہ۔

جناب جاوید جبار۔ شکریہ محسن صاحب ۔ I wish I could agree with you but I do not think that the progress being made in those areas where there is a khilafat or a monarchy کسی اعتبار سے میری ناچیز رائے میں وہ مناسب نہیں اور نہ وہ انصاف پر مبنی ہے۔ یہ ضرور ہے کہ جہاں پر تیل پایا جاتا ہے وہاں کے عرب ممالک میں infrastructure پر بہت خرچہ ہو رہا ہے۔ بڑا جدید قسم کا اظہار ہو رہا ہے اور کچھ حصہ ضرور ان کو مل رہا ہے ، دوسروں کو جن کے پاس تیل کے فوائد نہیں ہیں لیکن بنیادی طور پر it is antithetical to Islam. میری ناچیز رائے میں monarchy is the opposite of Islam because the Holy Prophet in his life time showed that there is no concept of heredity کہ محض کیونکہ میں رسول پاک ہوں۔ میرا بھانجا یا میرا رشتہ دار میرا successor بنے گا he did not name a successor کیا زبردست بات تھی he deliberately left it to the Ummah to decide by discussion, debate and consensus, who it should be زبردست مثال of true democracy. So there is no equity or justice بظاہر کئی ایسے individual acts ہونگے، کچھ افراد ہونگے who are very good people but that does not make it appropriate of Islamic and democracy is terrible form of government جیسے چرچل نے کہا تھا، چرچل کو quote کرنے کو جی نہیں چاہتا but he said it very well, “Democracy is the worst form of Government except for all the rest.” کیونکہ جو دوسرے forms of Government ہیں وہ اس سے بھی بدتر ہیں۔ کیونکہ انسان کی فطرت اللہ میاں نے عجیب و غریب بنائی ہے اور ہمیں test پر ڈالا ہوا ہے کہ we have to keep struggling with our self, even a democratic system produces some very strange people and dictatorship does not come only from the military. Some of the civil dictators have been the worst dictators. So you have to guard against dictatorship which is inside human nature and power جو کہ ایک narcotic ہوتا ہے افیون کی طرح تو وہ سب سے منفی چیزیں انسان کی فطرت سے نکالتا ہے۔ So let us try to improve democracy.

Madam Deputy Speaker: Waqas sahib at the end.

Mr. Waqas Aslam Rana : My name is Waqas Ahmed Rana from Islamabad. Don’t you think that given the events of the past month or so, the way the American forces have been acting at our borders. Don’t you think that we are at a defining point in time where we need to make a clear decision on how our relations with U.S. are going to be in terms of the war on terror or the so called war and you know in terms of all others spheres of cooperation.

Mr. Javeed Jabbar: Yes, I agree we are at a very critical moment in our relationship with the U.S. We have to recognize that it is a very significant country for the whole word. It is significant for us from our national interest point

of view, from our economic point of view. We can not afford to become an isolated country. We need the goodwill of America and we need the goodwill of the European Union but there is a way to assert that position and not be completely at the mercy of American policy. There are gradations of policy that you can practice without making them think that Pakistan has suddenly done a U turn and become hostile to America. You can become much more assertive in various forms on the military level, on the foreign policy level and on the economic level but it is a difficult thing to do because we are in a very, very tight corner. The collapse of the free market in the West today and the intervention of state money is one example of how dependent our state is on global economic goodwill. So, we have to do it very carefully but we must do it with the much better clearer resolve.

اس وقت وہ resolve سامنے نہیں آ رہا ہے except for saying کہ جی the territorial sovereignty of Pakistan will not be violated and you know it is going to be violated. So, there is way to put this across. It is not easy to do. We are in an extremely difficult position and I do not envy the Government. But I agree with you that we need to assert a greater sense of national identity, leave alone dignity.

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ عبداللہ لغاری صاحب۔

Mr. Abdullah Laghari: Sir, Abdullah Laghari YP-48. I want to ask given the tragedy of yesterday. There is no second opinion on the point that we should condemn and it is an act of barbarism. But don't you think that we are actually not addressing the question why is it happening right now? What other consequences? why do these minds turn to this extremism on such a state that they have no fear whatsoever, may it be economical condition or social background given in those areas. Can't we just go into the question of why? This is first.

Second, sir, you talked about democracy given time to improve. Given the condition in Pakistan where every other day, every other year dictators takeover and through away the democratically elected Government. We think that we have the time or will be improved in the coming years to follow?

Mr. Javeed Jabbar: To take the second question first. Yes, conditions move very rapidly and time is ticking, it is like a time bomb but I have a feeling that there is tremendous residual irreducible will on the part of people in Pakistan despite the dispare to remain Pakistanis. We feel deeply about this country. It is remarkable, it is one of the great achievements of modern history, a country that was born without a name, virtually more than twelve years old, fifteen years old,

that is another thing that makes us so unique. I mean every country has a name going back centuries, here is the country that comes into being with the name that is only fifteen years old as a word did not exist before 1932 and we should not take another two, three hundred years to develop a national identity. It is great that we have already got a sense of being Pakistani. We want to remain Pakistani. So, I think yes we do not have the time and yet we do have the time. We need another hundred to hundred and fifty years to develop a true sense of Pakistani identity.

سو سے ڈیڑھ سو سال لگیں گے۔ ہمیں صبر کی بڑی ضرورت ہے۔ بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ but we will survive.

Now the question of terrorism. First of all we do not know who exactly is behind this. I am willing to draw up a list of suspects that starts with the East and goes West and goes inside Pakistan as well. So, depending on who did this. I some how can bring myself to think this is only a conspiracy by the extremist Taliban or the Frontier people. How can anyone has a remote notion of being a Muslim to choose, look at the perversity of choosing the timing, the place and knowing that these poor, the poorest of the poor are going to get hit the security guards and the drivers. Who have no hand in this. It has to be larger agenda but I do not want to again

وہ conspiracy theory کا آجائے گا۔ meticulous examination of the evidence and then address that very complex question you asked.

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ اللہ دتہ صاحب۔

Mr. Allaha Dita: Sir, I am A. D. Tahir, YP-34. I want to ask

کہ جیسے کل ایک واقعہ ہوا اس طرح کے پہلے بھی انسانیت دشمن واقعات ہوئے ہیں۔ جب واقعہ ہو جاتا ہے تو دو تین دن کے بعد یہ رزلٹ نکلتا ہے کہ جی یا تو طالبان نے ذمہ داری قبول کر لی ہے یا القاعدہ نے کر لی ہے۔ ہم اس کے precise پر نہیں جاتے کہ کون لوگ تھے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میں نے ایک اخبار پڑھا کہ جو افغان سرحد کے related آج کل issue چل رہا ہے کہ امریکن لوگوں نے attack کیا ہے تو may be وہ افغان لوگ attack کر رہے ہوں اور یہ سازش ہو رہی ہو کہ امریکہ کر رہا ہے ۔ اس پر حکومتی موقف کیا ہے۔

جناب جاوید جبار۔ شکر ہے عوام کی بڑی خوش قسمتی ہے کہ میں اس وقت حکومت میں نہیں ہوں تو شکر ہے میں حکومت کی جانب سے جواب بھی نہیں دے سکتا اور نہ مجھے کوئی حق ہے۔ حکومتی موقف ابھی تک بالکل واضح نہیں ہو سکا۔ and it can't I do not expect it to be the kind of investigation that is going to be required of this incident explosive کو trace کرتے کرتے وہ جڑ تک پہنچ ضرور سکتے ہیں

because it is now so possible to trace where a certain explosive was manufactured. Where it was transported, where it was bought and where was the truck. If you do

a methodical investigation you can get to the bottom of this. But that will take time and determined effort and no sabotaging in the middle of misplacing evidence or allowing something to go off. So, it is not possible to give an immediate response to that.

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی فواد صاحب۔ فرخ جدون ۔

Mr. Farrukh Jadoon: Farrukh Jadoon YP-13. NWFP-01.

جناب میرا سوال یہ ہے ، میں اپنی کچھ بات بیان کرنا چاہوں گا علامہ اقبال نے فرمایا تھا کہ یہ اسلام ہے جس نے ہمیشہ برصغیر کے مسلمانوں کو بچایا۔ آپ شاہ ولی اللہ کی تحریک کو دیکھ لیں انہوں نے باہر سے بندے کو بلایا اسلام کے نام پر۔ آپ محدث شاہ دہلوی کی تحریک کو دیکھ لیں انہوں نے اسلام کے نام پر تحریک چلائی۔ انگریز جب یہاں پر آئے تو territorial nationalism لے کر آئے۔ ہم نے اس کے خلاف اسلام کا نام استعمال کیا اور اسلام کو ideology کے طور پر استعمال کیا تاکہ ہم اس کے territorial nationalism کا جواب دے سکیں۔ آج پاکستان جس دوراہے پر کھڑا ہے کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اسلام ابھی بھی کوئی way out دے گا، اور دے گا تو کیسے دے گا۔ ایک اور سوال ہے کہ conservative چیز کیا ہوتی ہے۔ conservative کون ہوتا ہے۔

جناب جاوید جبار۔ شکریہ۔

چوہدری عثمان احمد۔ excuse me sir, ایک اسی سے related اس کی extension میں ہی سوال ہے۔

جناب جاوید جبار۔ جی، جی ۔

چوہدری عثمان احمد۔ جناب آپ نے secularity کا تھوڑا سا define کیا ہے تو being the member of the Green Party, somehow conservative trend کی طرف ہے۔

Mr. Javeed Jabbar: Oh, you are the conservative.

چوہدری عثمان احمد۔ جی الحمد اللہ ۔ اگر secularity کو dictionary.com. پر ہم definitionدیکھیں تو It says; pertaining to wordly things or things not regarded as religious, spiritual or sacred. اسی طرح سے not pertaining to connected with religion concerned with non- religious subjects. اگر Wikipedia میں دیکھا جائے تو sir, it is state of being separate from religion جناب میرے خیال میں یہ secularity سے زیادہ Christianity کی definition ہے کیونکہ Christianity کہتی ہے either you just be in the religion or just be part of the wordly things.

جناب جاوید جبار۔ جناب دیکھیے ایک تو جب ہم Christianity کہتے ہیں تو also as Muslims, they are also اہل کتاب after all. سورہ بقرہ میں آیت نمبر 62 ذرا دیکھ لیجئے گا۔ what does ayat No.62 say in Sura Albaqra, repeated in Ayat No.69 Sura Almaida. It says, “whether you be Jews, Christians, Sabians or believers, you shall have nothing to fear as long as you do good and believe in the day of judgment, You shall be equal.”

It is not as if they have some species that are So, Christian کہنا، کسی کو یہودی کہنا

alien or unnatural species they are also human beings. Yes, they have another faith I know you are saying that this is more like defining the Christian view of secularity rather than secularism itself. Great respect for the definitions that you find, for example, the terms sustainable development, I am concerned with the environment as vice President of IUCN. There are forty different definitions of sustainable development on the internet which do you choose? In my humble submission is that the secularism that I am referring to does not devalue religion in any way. No, it only says respect all religions, one. Do not allow your religion to be imposed on another's belief. That is all I am saying. I am saying that there should be a system where you do not have a television program which is currently running in Pakistan where that characterstics and propounds the view of Islam as if anyone who is non-Muslim, anyone who is non-Sunni or non-Shia, is not within the fold of Islam and there are several examples of this. Secularism in my humble opinion can exist in a Muslim country with full respect for Islam and full respect for other religions without allowing that to determine the policies and the direction of the state so that justice is rendered to all citizens on an equal basis. You want to supplement your question before I go back.

وہ بیچارہ محروم ہوگیا جس نے شرارت شروع کی تھی۔

چوہدری عثمان احمد. سر آپ جو definition secularity کی دے رہے ہیں I think وہ definition اسلام کی ہے۔ کہ

Mr. Javeed Jabbar: Yes absolutely. You are fully entitled to your view. I respect your views and you are entitled to disrespect my views. Thanks for that and I appreciate that. Thank you. Coming to the view of what is conservatism. Yes, it is a tough issue

جیسے میں کارل مارکس کو quote کیا کہ he has felt that modernism and modernity is contradiction of progress. کیونکہ progress ایک قدرتی ہوتی ہے evolutionary progress and modernity can be deliberately imposed on society and forced to change its natural organic evolution but in terms of conservatism I think there are some aspects of conservatism which are very positive tradition کہ وہ مثبت حصے جن میں ناانصافی نہ ہو۔ جہاں امتیازی کارروائی نہ ہو اس کو محفوظ رکھنا، اپنی شناخت کو محفوظ رکھنا اور ساتھ ساتھ ایک حصے کو تبدیلی کے لیے بھی تیار رکھنا۔ that is the ideal conservatism otherwise it becomes obscurantism ایک اور extremism ہے Obscurantism which does not admit any new ideas. But conservatism if it is practiced in this way, respect what is worth respecting but reject what is wrong. اور یہ جو ٹرائبل incidents بلوچستان میں ہوئے ہیں جن کو misrepresent بھی کیا گیا اور represent صحیح بھی کیا گیا

that is a classic example, dignity of women and dignity of men deserves to be respected. There are some traditions in Balouchistan which should be preserved for each citizen, the concept of collectivism, the concept of collective ownership nationalism کی بات ہے or some property and so on. The territorial nationalism
I believe that there is a capacity in the world for ایک ہی قسم کی نہیں ہوتی different kinds of nationalism and in our case yes, we have to combine religion with territory with spirituality with those who came form outside Pakistan, we have to combine modernity outward looking, knowledge seeking, so many elements have to go into what we hope will become Pakistaniat. Thank you very much.

Madam Deputy Speaker: Sir, Thank you. We surely honored by your gracious presence and meaningful and thought provoking views. Our Prime Minister would like to thank you for your presence.

Mr. Ahmed ali Babar (Prime Minister): Sir, thank you so much for giving us real insight about some burning issues of Pakistan. Sir, on behalf of the House I believe that there are some certain words whose meanings are imposed to us and we have to take them as given and in the deeper sense we eliminate our rational thinking and we take that meaning of word which are imposed on us by the society. Sir, I assure you that our parliament has started thinking rationally and the speeches made on the last of the session session were rational and we identify new meanings which are in contradiction with the traditional meanings. Sir, at the last, I believe that we need your guidance in a due process because this is an initiative and until and unless experienced people like you come in the parliament and guide with their experiences, it would be rather difficult to move ahead. Thank you, sir, for coming here.

Madam Deputy Speaker: We would now continue with the proceedings in the agenda. The next item on the agenda is resolution to be moved by Mr. Muhammad Khalil Tahir.

Mr. Muhammad Khalil Tahir: Thank you Madam Speaker.

میں اس ہاوس کی توجہ Youth کے ایک important problem کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ طالب علموں کو travelling fair میں 50% discount دیا جائے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ اس مہنگائی کے دور میں ، جہاں معاشرے کا ہر فرد اس مہنگائی سے متاثر ہے وہاں پر طالب علم بھی بری طرح متاثر ہیں۔ طالب علموں کو ہر روز کئی کلو میٹر فاصلہ طے کرنا ہوتا ہے اس کے لیے fair expenses برداشت کرنا نہایت مشکل ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ طالب علموں کا limited budget ہوتا ہے۔ اس کو اس بجٹ کے اندر رہتے ہوئے یہ اخراجات

برداشت کرنا نہ صرف مشکل ہے بلکہ بعض طالب علم بہت غریب ہوتے ہیں جن کے لیے ایک شہر سے دوسرے شہر میں جانے کے لیے کرایہ بھی نہیں ہوتا۔ دوسری جو بات یہ ہے کہ جب تک سٹوڈنٹ یونین پاکستان میں موجود تھیں تو اس وقت تک طالب علموں کو یہ حق حاصل تھا ، ہمیں concession ملتی تھی اور discount بھی ملتا رہا مگر بدقسمتی سے جب طالب علموں یونین پر پابندی لگی تو ہمارا یہ حق بھی ہم سے چھین لیا گیا۔ دوسری جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے طالبعلموں کی دوسرے صوبوں میں reserves seats ہوتی ہیں، مثال کے طور پر میڈیکل کی، انجنیرنگ کی، ہمیں بعض طالب علم ایسے ہیں وہ اس کے لیے eligible ہوتے ہیں مگر وہ traveling expenses برداشت نہیں کرسکتے اور وہ دوسرے صوبوں میں انٹری ٹیسٹ بھی دینے کے لیے نہیں جا سکتے۔

جناب والا! میں اس ہاوس سے request کرتا ہوں کہ یہ ہمارا youth کا important مسئلہ ہے اور اس پر وہ اپنی ووٹنگ کریں اور میں حقیقی پارلیمنٹ کو بھی کہتا ہوں کہ وہ یوتھ پالیسی میں اس مسئلے کو شامل کرے اور اس مسئلے کو حل کیا جائے۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر ۔ میر فہد اقبال ۔

میر فہد اقبال۔ میڈم سپیکر! میں ان کی بات سے بالکل agree کروں کہ یہ جو point ہے اس کو ضرور حل ہونا چاہیے کہ transportation 0% کو subsidies کیا جائے for students. اس میں ایک چیز اور بھی add کرنا چاہوں گا کہ نہ صرف subsidies کرے Government should exert some authority over the transporters جو کبھی strike کرتے ہیں اور حکومت کو threat کرتے ہیں تو اس کے direct affectees students ہوتے ہیں۔ کیونکہ میرا تعلق کراچی ہے ۔ ہمارے کراچی کی 90% population ہے they are traveling through public buses. میرا یہ پوائنٹ ہے کہ اس میں نہ صرف اس پر حکومت اپنا کنٹرول exert کرے۔ دوسرا حکومت کو اپنی بسیں چلائے جیسے انہوں نے پہلے چلائی تھیں لیکن ان کی condition اچھی نہیں ہے کہ اب اس میں travel کرسکیں تو حکومت کو چاہیے اور بسیں چلائے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ معین اختر صاحب۔

جناب معین اختر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ میرا نام معین اختر ہے۔ میرا تعلق پنجاب سے ہے۔ میرے بھائی خلیل طاہر نے بہت اچھی resolution پیش کی ہے میں اپنی گرین پارٹی کے behalf پر اس کی حمایت کرتا ہوں۔ میں اس میں ایک point add کرنا چاہوں گا کہ بنیادی مسئلہ female students ہے کہ ان کو مناسب transport نہیں ملتی اور انہیں بہت دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔

(تالیاں)

جناب معین اختر۔ اگر انہیں transport ملتی بھی ہے تو انہیں مردوں کے ساتھ کھڑے ہو کر سفر کرنا پڑتا ہے۔ ایک اور بات یہ تھی کہ اس میں پچاس فیصد نہیں بلکہ بالکل مفت سفر کی جو سہولت ہے --

(تالیاں)

جناب معین اختر۔ بہت شکریہ ۔ میں یہ چاہوں گا کہ اس میں چھوٹی سی ترمیم کر لیں کہ 50% نہیں بلکہ free سفر کی سہولت فراہم کریں۔ خاص طور پر لڑکیوں کے الگ سے بسیں چلانے کا اہتمام کیا جائے بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ محسن سعید صاحب۔

جناب محسن سعید۔ شکریہ میڈم سپیکر ' مجھے بہت خوشی ہے کہ میرے معزز خلیل طاہر صاحب جن کا تعلق حزب اقتدار سے ہے انہوں نے عوامی مسئلہ یہاں پر اٹھایا ہے۔ میں گرین پارٹی کی طرف سے کہنا چاہوں گا کہ ہم اس سے totally agree کرتے ہیں اس میں تھوڑی سی اگر amendment ہوجائے جیسے میرے بھائی نے کہا ہے کہ female students کے لیے الگ بسیں ہونی چاہیے۔ ان کی عزت احترام اور حرمت ہے اس کا پورا پورا خیال رکھا جانا چاہیے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جو transporters ہیں ان کے اوپر بھی ایک اتھارٹی ہونی چاہیے جو یہ دیکھے، ان کو کوئی concession ان کو ملتی ہے تو وہ اس کی implementation کروائے شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سید وقاص علی کوثر۔

Syed Waqas Ali Kauser: Thank you Madam Speaker. I am Syed Waqas Ali from AJK.

میں اپنے اس ایوان میں یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی 60% سے زیادہ مشتمل آبادی اور پاکستان کا sense ایک welfare state تھا ۔ ایک رفاعی ریاست تھا۔ دفاعی ریاست ہرگز نہیں تھا۔ میں یہاں پر یہ suggestion پیش کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر خواتین کے لیے بھی ایک issue اٹھا تو یہاں پر حکومت پاکستان سے اس ہاوس سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ resolution یہ بھی موو کریں کہ جو disable لو گ ہیں جو special لوگ ہیں ان کے لیے بھی special services کا آغاز کیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ جو senior citizens of Pakistan ہیں ان کے لیے بھی ایسا ہی اقدام کیا جائے۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ free transport کے ساتھ ساتھ، وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان میں طالب علموں کے تعلیم till Ph.D. free کر دی جائے۔ شکریہ ۔

Mr. Nishat Kazmi: Point of Privilege Madam Speaker, under rule No. 58 if you allow me.

Madam Deputy Speaker: No. Please, let the speakers complete. We can not accommodate point of privilege at this time. Allah Dita Tahir.

Mr. Allah Dita Tahir: Respected Madam, I want to add something in this

کہ بہت اچھا issue محمد خلیل طاہر صاحب نے اٹھایا ۔ بات یہ ہے کہ ایک transport union صوبائی level پر ضلعی سطح پر اور big cities میں تو حکومت کو ان سے مذاکرات کرنے چاہئیں۔ دوسرا یہ ہے کہ یہاں پر یہ بات ہوئی کہ that Government of Pakistan shall give. Government of Pakistan کو ایک rule جاری کرنا چاہیے جو elite قسم کی جو services ہیں جیسے ڈائیوو اور by air جو لوگ سفر کرنا چاہتے ہیں۔ اس کے لیے transport association سے بات کر کے اس مسئلے کا حل ہم نکال سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سعدیہ وقار صاحبہ ۔

Saadia Waqar: I just wanted to bring forward a point here. The earlier on I was given a chance to speak on a subject where I really research on and I was

not allowed to raise my voice on this subject I will just represent the voice of the House on my side of the party.

Mr. Nishat Kazmi: Mohtarma Speaker Sahiba, point of privilege and I will insist because

یہ ہاوس کی proceedings کے لیے ضروری ہے under Rule 58.

Madam Deputy Speaker: I know.

جناب نشاط کاظمی۔ میں request کروں گا کہ آپ مجھے allow کریں ۔ چونکہ یہ حکومت کی طرف سے یہ بل آیا ہے۔ میں درخواست کروں Minister for Planning and Development and Finance سے کہ وہ ہاوس کو مطلع کریں کہ اس وقت جو طالب علموں کو subsidy دی جا رہی ہے اس کی صورتحال کیا ہے؟ اس پورے ہاوس کو اس سے آگاہ کیا جائے ۔ شکریہ ۔

Mr. Janjoa: Point of order.

میڈم ڈپٹی سپیکر ۔ جی جنجوعہ صاحب۔

Mr. Janjoa: Let me make it clear

کہ میڈم سعدیہ اس وقت موجود نہیں تھیں جب آپ نے ان کا نام کال کیا ۔ ان کو اس بات کا پتا ہونا چاہیے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ یہ ویسے ہی پارٹی کی internal policies ہیں these should not be discussed in the parliament.

Miss Saddia Waqar: Point of personal clarification.

Madam Deputy Speaker: Miss Saadia resume your seat. I would now ask the Minister for Finance, Planning and Development and Economic Affairs to give here view before we put the resolution to the House.

A Member: On point of order.

Madam Deputy Chairman: Yes.

ایک معزز رکن۔ میڈم ڈپٹی چیئرمین میں نے یہ resolution پیش کی تھی اور اس کے بارے میں، میں کچھ بتانا چاہتا ہوں ۔

Madam Deputy Chairman : This is not point of order actually. This is point of privilege and we are about to conclude it. The Minister is about to conclude it and then we will put forward the resolution to the House.

محترمہ ام عمارہ۔ میں گرین پارٹی کو inform کرنا چاہتی ہوں کہ اس بارے میں کوئی subsidy حکومت کی طرف سے نہیں دی گئی۔ ہم یہاں پر یہی چیز discuss کر رہے ہیں اور انشا اللہ ہم یہ مسئلہ کمیٹی کو refer کریں گے اور اس پر ووٹنگ ہوگی۔

ایک معزز رکن۔ میڈم یہ فنانس سے related دوسرا مسئلہ ہے جو کمیٹی کو ریفر کر دیا گیا ہے۔ میں وزیر صاحبان سے گزارش کروں گا کہ وہ ایجنڈا پڑھ کر آیا کریں اور اس کی تیاری کر کے آیا کریں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر ۔ پلیز ۔ تشریف رکھیں۔

Prim Minister wants to say something. Please listen to him.

وزیراعظم - بہت شکریہ۔ اپوزیشن نے بہت اہم مسئلہ اٹھایا ہے میں ایک بات یہاں پر clarify کردوں کہ جو subsidy سے related issues ہیں اس پر detail سے بات کرنے کے لیے refer کیا گیا ہے اور resolution پر ابھی ووٹنگ ہوگی وہ refer نہیں کیا گیا۔ یہی میں clarify کرنا چاہتا ہوں۔

Madam Deputy Speaker: Now I put the resolution to the House. Please order in the House. Now I put the resolution to the House. This House is of the opinion that the Government of Pakistan shall give 50% discount in local transport fairs to the school, college, university and Madrassa students throughout the country.

(The motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: The Resolution is adopted.

Mr. Essam Rehmani: The resolution has been passed. You know I really appreciate that it has been passed.

میں صرف یہ mention کرنا چاہتا ہوں کہ unexpectedly we have been very overwhelm کہ by the use of word Madarrasas تھوڑا سا بہتر ہوتا اگر یہ end سے پہلے ہوتا ۔

Madam Deputy Speaker: It is already passed Mr. Essam Rehmani. The next item, in fact the last item on the agenda is by Miss Hira Batool Rizvi. Who has to move the following resolution; "This House is of the opinion that the Youth Parliament Pakistan shall explore options for establishing the youth fund for the purpose of educating the deprived and needy youth of Pakistan."

Miss Hira Batool: Thank you Madam Speaker. I would just want to make some amendments in the written resolution. I would say it again. "This House is of the opinion that the members of the Youth Parliament of Pakistan 2008 and 2009 shall join hands to establish a youth fund for the purpose of educating the needy and deprive youth of Pakistan. Now I hope this is accepted unanimously by all members sitting here but it certainly does not fine all of them who are negating this idea.

پچھلے چار دنوں میں ہم نے دیکھا ہے کہ ہمارے ممبران بے حد خوددار ہیں اور بیرونی امداد سخت ناپسند کرتے ہیں۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ ہم اپنے مسائل خود حل کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے آج میں نے اور آپ سب نے مل کر میرے ساتھ اس عزم کا بیڑہ اٹھانا ہے کہ ہماری قوم کے نوجوانان کو بہتر سے بہتر تعلیم و تربیت اور شعور و بیدار حاصل کرنے کے لیے مدد کی جائے۔ اس لیے میں چاہتی ہوں کہ آپ سب متفق ہو کر میرے ساتھ اس

resolution کو پاس کروانے میں مدد کریں تاکہ ہم اپنے چالیس سے پچاس فیصد تک مسائل اسی طرح حل کر لیں۔ شکریہ ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ شمش طور صاحب۔

جناب شمش طور۔ شکریہ محترمہ سپیکر۔ میں مس حرا بتول کو یہاں پر second کرنا چاہوں گا۔ ہم یوتھ پارلیمنٹ میں جو موجود ہیں بہت اچھا لگ رہا ہے اتنی تقریریں سن کر کے، اتنے اچھے اچھے خیالات سن کر۔ لیکن کیا ہم واقعی کچھ tangible اس قوم ، کچھ ایسا مثبت پیغام دینا چاہتے ہیں کہ ہم پہلے اجلاس کے بعد اس قوم کو خوشی کی نوید سنانا چاہتے ہیں کہ ہم نا صرف تقریریں کرنے میں بہت اچھے ہیں بلکہ ہم کچھ practical کرنے کے لیے تیار ہیں اور نہ صرف practical کرنے کے لیے تیار ہیں بلکہ ہم اپنی جیبوں سے کچھ نہ کچھ contributeبھی کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ مجھے بہت خوشی ہوگی کہ ہم اس resolution کو unanimously پاس کریں اور اگر ہم یوتھ فنڈ بناتے ہیں تو جو اس یوتھ فنڈ کی intention ہیں وہ یہ ہے کہ ہم ایسے un-privileged لوگ جن کے پاس تعلیم حاصل کرنے کے مواقع نہیں ہیں۔ ہم کوشش کر کے ایسے سکولوں میں جائیں کہ جن کو وہ سہولیات میسر کی جا سکیں اور یہ یوتھ فنڈ نہ صرف یوتھ پارلیمنٹ سے شروع ہو بلکہ اس کو پورے ملک میں پھیلایا جائے ۔ پورے ملک کی یوتھ اس میں contribute کرے اور مجھے خوشی ہوگی اگر اس ہاوس میں اس کے اوپر مزید بحث کی جا سکے۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ شکریہ۔ زاہد اللہ صاحب۔ گرین پارٹی سے۔

جناب زاہد اللہ۔ شکریہ میڈیم ۔ آخر خدا خدا کرکے موقع مل ہی گیا۔ I would like to comment on the recent and uprising inflation particularly continuous increase in prices of food items. I would like to say that the prices of, almost, everything is sky rocketted in the recent days.

A Member: Point of order Madam .

Madam Deputy Speaker: When a member is speaking please do not raise point of orders. Let him complete his speech.

ایک معزز رکن۔ میڈم یہ کل کا order of the day پڑھ رہے ہیں۔

Madam Deputy Speaker: Please order in the House and respect your fellow members. Yes, Zahid Ullah Sahib.

Mr. Zahid Ullah: The Government was, the previous Government that was providing us with fast data that poverty has been reduced from 31% to 23% and when the IMF, World Bank's data came that was 29%. So, we were made fool. We would like to say that there should be a youth fund because majority of our youth is very very poor indeed. So, there should be a youth fund and we should contribute those who are well off or above middle class they should contribute to that so that some talented poor students like my village and from my area and they are now working in Frontier Constabulary and Frontier Core just 2300 or 2500 rupees. So, if they have an opportunity they would have availed

them and they would have now almost CSP officers or other high posts occupied by them now. So, there should be youth fund for the deprived and the needy students so that talent may come and they serve the nation and serve the nation to the full. Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر۔ گل بانو۔

محترمہ گل بانو۔ سب سے پہلے تو میں ذرا اپنی feelings share کرنا چاہوں گی کہ آج مجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے کہ آج ہم نے واقعی ہی show کر دیا ہے کہ پاکستان کی youth is really educated. ہم نے ایک دوسرے کی باتوں کو بہت حوصلے سے سنا ہے ۔ نہ صرف سنا ہے بلکہ اس کو accept بھی کیا ہے۔ اس کی تو آج مجھے بہت زیادہ خوشی ہے۔ بلکہ مجھے آج کا سیشن بہت چھوٹا لگ رہا ہے کہ timing تھوڑی سی extend ہونی چاہیے۔ حرا بتول رضوی صاحبہ نے جو آج resolutionدی ہے یہ ایک بہت اچھا step ہے کہ being a youth واقعی ہی ہمیں کچھ کر کے دکھانا چاہیے۔ traditional parliament کی طرح سے بیٹھ کر resolutions پاس کروانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس میں ایک تو Ministry of Youth, secretary Ashfaq Ahmed already said that he would encourage projects based on rural areas. یہ بات common سی ہے کہ above 60% population belongs to rural areas زیادہ تر تعلیم کے problem انہی علاقوں سے belong کرتے ہیں۔ کچھ suggestions میرے پاس بھی ہیں کہ جو لوگ the people who are seeking government jobs, Government should post them on rural areas. اس سے یہ ہوگا جو لوگ واقعی ہی بہت sensible بھی ہیں یا واقعی تعلیم کی field میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو اگر ہم دیہی علاقوں میں post کریں گے تو اس سے level of education increase ہوگا۔ دوسرا یہ کہ جو لوگ دیہی علاقوں میں کام کریں ان کو حکومت scholarships بھی دے اس سے ایک competitive environment create ہوجائے گا۔ And the third isکہ یوتھ ممبرز، ہم لو گ ہمیں چاہیے کہ ہم کچھ کیمپس ایسے دیہی علاقوں میں لگائیں تاکہ جن لوگوں کو تعلیم کا پتا ہی نہیں ہے کہ تعلیم کس حد تک advance ہو چکی ہے ان کو بھی تعلیم کی اصل روح کا اندازہ ہو سکے۔ یہ میری کچھ suggestions تھیں ۔

جناب ڈپٹی سپیکر۔ سید محسن رضا صاحب۔

Syed Mohsin Raza: Thank you, Madam Deputy Speaker. Syed Mohsin Raza Y.P. 56, Sindh-08. I wish to second the resolution presented by my honourable colleague and I also wish to add some things that need the consideration of the Youth Parliament.

ہم جو یوتھ پارلیمنٹ کے اراکین ہیں وہ بنیادی طور پر نظام بدلنے نکلے ہیں۔ ہم ad hoc فیصلے یا rhetoric پر believe نہیں کرتے۔ ہم اگر ایک education fund بنائیں گے تو it should be for those people who are the least privileged and the most dispossessed of the elements of the society.

دوسری ایک بات میں ہاوس کے ساتھ شیئر کرنا چاہوں گا کہ پاکستان نے 1947 میں آزادی حاصل کی اور اس کے بعد بہت سے ایسے ملک آزاد ہوئے جو آج پاکستان سے کہیں زیادہ آگے ہیں۔

ایک مثال میں یہاں پر دینا چاہوں گا کہ ساوتہ کوریا نے پاکستان کے بعد آزادی حاصل کی اور ان کے پاس بھی قدرتی وسائل نہیں تھے مگر ان کے لیڈر نے اس وقت defense یا industry پر اتنا زور نہیں دیا۔ infrastructure پر اتنا زور نہیں دیا انہوں نے ایک rule بنا دیا کہ جو شخص بھی پڑھا سکتا ہے وہ بے شک درخت کے سایے کے نیچے بیٹھ کر پڑھائے تو پھر ملک ترقی کرے گا اور eventually اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج ساوتہ کوریا، اس کے ساتھ جو ملک آراد ہوتا ہے اس سے کہیں زیادہ آگے ہیں۔ One other thing that I want to also bring to the consideration of the House is that this Youth Fund will should not focus on infrastructure کیونکہ infrastructure بناتے بناتے سارا بجٹ drain out ہو جائے گا۔ It should focus on vocational training and skilled base training. دوسرا the House should also come up with suggestions and the opposition is very much welcome on this. That would include the private sector in the establishment of this fund so that all stakeholders are brought on board and this is not just another *khapa* of the Government.

دوسرا یہ کہ یوتھ فنڈ اور دوسری جو آپ سکالر شپ دیکھتے ہیں اس میں بہت سے ایسے لوگ avail کرتے ہیں جنہوں نے education ان particular deprive area میں حاصل نہیں کی ہوتی just because their ancestors belong to those deprived areas does not make them eligible on those seats which are meant for those who have lesser opportunities in life. So, Youth fund should include a clause in it that would mandate that only those students could avail this youth fund who have had five years of basic education in these districts which are specified in this youth fund and I hope that the House would consider these proposals. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Mir Fahad Iqbal.

Mir Fahid Iqbal: Thank you very much. I would like to appreciate Miss Hira Batool for moving a resolution that is very much relevant to the Youth Parliament. In this regard اس پر میں کچھ کہنا چاہوں گا۔ یہ یوتھ فنڈ بالکل ہونا چاہیے۔ اس کو establish کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اگر ہم یہاں سے ایم این ایز اور مختلف سینیٹروں کے پاس جائیں اور ان سے کہا جائے کہ وہ کچھ contribute کریں تاکہ ایک substantive amount اور ہم خود جا کر دیہی علاقوں میں promote کریں۔ دوسرا I would like to support Mr. Mohsin Raza’s statement انہوں نے جو کہا کہ یہ بیورکریٹس اور سیاستدانوں کے ہاتھ میں نہیں جانا چاہیے۔ ایک neutral بندہ کو یہ handle کرنا چاہیے جو کہ اسے صحیح طرح دیہی علاقوں میں پہنچائے اور وہاں کی youth کو educate کرے اور ان کے different issues کو adjust کرے۔

Madam Deputy Speaker: Dinaish Kumar.

Mr. Dinaish Kumar: Thank you Madam Speaker.

میری جو miss fellow ہیں انہوں نے بہت ہی اچھی relevant and important resolution پیش کی ہے۔ اس پر یوتھ کے لحاظ سے ہے یہ پروگرام بھی یوتھ پارلیمنٹ کا ہے for youth development کے لیے ہے جو بہت important assets for the country in future کے لیے ہیں اس میں کافی پروگرام ابھی سندھ میں شروع کئے گئے تھے۔ بینظیر یوتھ ڈوپلمنٹ پروگرام ------

Madam Deputy Speaker: Order in the House. Please listen to him.

جناب دایش کمار۔ بینظیر یوتھ ووپلمنٹ پروگرام جو ابھی حکومت نے شروع کیا ہے۔ وہ یوتھ کی skill training کے لیے کیا ہوا ہے ان کو وہ ماہانہ ادائیگی بھی کررہے ہیں for example 5000 or 6000 یہ بھی ایک قسم کی skilled training ہے اور اس طرح کو پروگرام جو حکومت نے شروع کئے ہیں یہ پورے پاکستان میں ہونے چاہیے۔ اس میں elite class کی بھی ذمہ داری ہونی چاہیے کہ وہ کچھ contribute کریں۔ آپ دیکھیں کہ باہر کے ملکوں میں مثال کے طور پر جو ہمارا پڑوسی ملک انڈیا ہے ان میں ہر قوم کے لیے کوٹہ سسٹم رکھا گیا ہے۔ اس میں آپ دیکھیں کہ جو elite قسم کے ہیں اگر وہ ساٹھ فیصد ہیں یا اسی فیصد ہے وہ بھی selectنہیں ہوتے لیکن جو غریب ہیں ان کو چالیس سے پچاس فیصد پر بھی داخلہ مل جاتا ہے۔ پیچھے والے لوگوں کو آگے لانا ہے۔ اس میں اہم غریب ل talented ہے ان لوگوں کے فنڈ شروع کیا جائے۔ اس طرح کے پروگرام شروع کئے جائیں جس طرح کہ sports ہے اس کے لیے کچھ ڈرامے ہیں، کھیل ہیں، اس کے لیے کچھ Pakistan level and international level پر سپانسر ملیں گے اور وہ بھی اس فنڈ میں contribute کریں گے اور وزیر کے ساتھ بات چیت بھی کی جائے کہ حکومت بھی اس میں فنڈز دے۔ اس میں سب کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ جو elite ہے ان کو خاص طور پر ہرجگہ داخلہ مل جاتا ہے ان کو زیادہ ذمہ داری محسوس کرنی چاہیے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ فواد۔

Mr. Essam: Madam on the opposition behalf we have no further speaker on this. I think this is something that should be passed and I ask the Prime Minister that the resolution should be passed and we should move further on.

Madam Deputy Speaker: Mr. Essam Rabbani, Prime Minister you can contact the
secretariat for this and get it passed through the secretariat. تب تک فواد صاحب آپ بات کر سکتے ہیں۔

جناب فواد ضیاء۔ شکریہ میڈم - یہ تو ہمارے لیڈر نے conclude کر دیا تو میں ان سے اجازت لینا چاہوں گا کہ میں اس پر further remarks دے سکتا ہوں کہ نہیں۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی حسام صاحب۔

جناب عیصام۔ بالکل، بالکل -

جناب فواد ضیاء۔ شکریہ۔ میری حزب اختلاف کی طرف سے میری دلی طور پر appreciation ہے جس طرح محسن صاحب نے اس میں بہت اچھی باتیں کی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ subject بہت vast ہے -

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ فواد صاحب اگر آپ چاہتے ہیں کہ we can put it to vote, it is up to you.

جناب فواد ضیاء۔ میں صرف ایک پوائنٹ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جی بالکل اس کے لیے ووٹ کرنا چاہتے ہیں اور بالکل یہ ہونا چاہیے لیکن فنڈز جب آپ generate کر رہے ہیں تو اس کی باقاعدہ ایک regulatory authority بنائی کہ کل کو ہم لوگ نہیں بھی ہوتے تو یہ فنڈز remain ہوں اور اس کا استعمال ایک proper طریقے کے تحت کیا جائے۔

دوسری بات میں کرنا چاہوں گا کہ ٹھیک ہے ہمارا emphasis کس طرف ہے۔ ایک طرف ہم بات کرتے ہیں کہ ایک سسٹم ہونا چاہیے۔ اب ہم جو یوتھ کے لیے فنڈز اکٹھے کر رہے ہیں تو اس سے ہم کیا کرنا چاہتے ہیں۔ یا تو ہم لوگ ان کو پیسے دینا چاہ رہے ہیں یا ان کے لیے health میں کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ اس چیز کو بھی further clarify کیا جائے۔

Mr. Rahim: Madam Speaker. I wish to raise a point of personal clarification it is important that you kindly give me a few movements of the House. It is very important.

Madam Deputy Speaker: We will first give a chance to Mr. Rahim. You just have one minute please if you can be brief and concised.

Mr. Rahim: Thank you very much.

سب سے پہلی بات تو میں Miss Hira کو مبارک باد دیتا ہوں کہ آپ نے consider کیا ہے۔ انہوں نے بہت اچھی تجویز دی ہے۔ دوسرا جو فہد صاحب نے جو بات کی ہے کہ جی ایم این اے اور سینیٹروں سے ہم فنڈز لے سکتے ہیں تو میں ان سے یہی کہوں گا کہ وہ بے چارے خود اسمبلی میں اس لیے آتے ہیں کہ کچھ لے سکیں۔ اب ان پر اتنا ظلم نہ کریں۔ اس پوائنٹ پر میں یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہماری یوتھ منسٹری میں، Education Ministry میں بہت سے فنڈز پڑے ہیں جن کا کوئی استعمال نہیں ہو رہا یا جو غلط جگہ پر جا رہے ہیں۔ اگر اس حوالے سے بھی بات کریں کہ یوتھ فنڈز کے ساتھ ان منسٹریوں کو اور relevant institations کو consult کریں اور وہاں جا کر ہم یہ پتا چلائیں کہ کون کون سے فنڈز ہیں اور کس کس جگہ کے لیے ہیں اور ان کا اگر proper utilization ہو تو یہ زیادہ اچھا ہے۔ شکریہ۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ جی پرائم منسٹر صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں۔

جناب پرائم منسٹر۔ کافی اچھی suggestions آئی ہیں میرے خیال میں اس کے اوپر voting کروائی جائے اور اس کو پاس کر کے اس کی جو details committee طے کرے گی۔

میڈم ڈپٹی سپیکر۔ ٹھیک ہے، the leader of the House and the leader of the Opposition both agreed to it. We will go with the voting of this resolution.

Now I put the resolution to the House. This House is of the opinion that the Youth Parliament of Pakistan shall explore options for establishing the Youth fund for the purpose for the educating the deprived and needy youth of Pakistan.

(The motion was carried.)

Madam Deputy Speaker: Consequently the Resolution is adopted. After concluding the business of the first session of the Youth Parliament I would like to read the prorogation order.

> "In exercise of the powers conferred by the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Youth Parliament, I hereby prorogue first session of the Youth Parliament on its conclusion, 21st September 2008."

Signed by Wazir Ahmed Jogezai, Speaker, Youth Parliament.

(The House was then prorogued sine die.)